الأربعین
مَرَجَ البَحرَین
فِی
مَنَاقِبِ الحَسَنَین
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS
منہاج القرآن پبلیکیشنز

نام کتاب	:	مرج البحرين في مناقب الحسنين عليهما السلام
مؤلف	:	ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تدوین	:	محمد ممتاز الحسن باروی، حافظ فرحان قادری (منہاجینز)
کمپوزِنگ	:	عبدالخالق بلتستانی، بصیر احمد
ٹائٹل	:	ابو اویس محمد اکرم قادری
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ www.MinhajBooks.com
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
نگرانِ طباعت	:	شوکت علی قادری
اِشاعتِ اوّل	:	مئی 2003ء 1,100
اِشاعتِ دوم	:	ستمبر 2003ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	120 روپے
		150 روپے (امپورٹڈ کاغذ)

❁❁❁

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلیکیشنز)

publications@minhaj.biz

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَ الْآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰی وَ النُّقٰی و الْحِلْمِ وَ الْکَرَمِ

﴿صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبرس ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

صفحہ	مشتملات	نمبر شمار

صفحہ	مشتملات	نمبر شمار

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۳۸	تشجیع النبی ﷺ و جبریل علیہ السلام للحسنین علیہما السلام علی المصارعة ﴿حضور ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام کا حسنین کریمین علیہما السلام کو داد دینا﴾	۱۱۱
۳۹	کان النبی ﷺ یقبّلُ الحسن و الحسین علیہما السلام ﴿حضور ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے﴾	۱۱۳
۴۰	ذھب النبی ﷺ للمباھلة و معه الحسن والحسین علیہما السلام ﴿حضور ﷺ مباہلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے﴾	۱۱۶
❁	مآخذ و مراجع	۱۱۹

فصل : ۱

تسمية النبی ﷺ الحسن و الحسین علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کا اپنے شہزادوں کا نام حسن و حسین علیہما السلام رکھنا﴾

۱۔ عن علی رضی الله عنه قال: لما ولد حسن سماه حمزة، فلما ولد حسين سماه بإسم عمه جعفر۔ قال: فدعانی رسول الله ﷺ و قال: إنی اُمرت أن أغير إسم هٰذين۔ فقلت: أللّٰه و رسوله أعلم، فسماهما حسنا و حسيناً۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوا تو اس کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوا تو اس کا نام اس کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے نبی اکرم ﷺ نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔''

۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۵۹
۲۔ ابو یعلی، المسند، ۱:۳۸۴، رقم: ۴۹۸
۳۔ حاکم، المستدرک، ۴:۳۰۸، رقم: ۷۷۳۴
۴۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲:۳۵۲، رقم: ۷۳۴
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۸:۵۲
۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۷:۱۱۶
۷۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳:۲۴۷
۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶:۳۹۹، رقم: ۱۳۲۳

۲۔ عن سلمان ﷺ قال: قال النبی ﷺ: سمیتهما یعنی الحسن والحسین باسم ابنی هارون شبرا و شبیرا۔

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۲۶۳، رقم: ۶۱۶۸
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۸: ۵۲
۳۔ دیلمی، الفردوس، ۲: ۳۳۹، رقم: ۳۵۳۳
۴۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقہ، ۲: ۵۶۳

''حضرت سلمان فارسی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان دونوں یعنی حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔''

۳۔ عن سالم ﷺ قال: قال رسول اللہ ﷺ: انی سمیت ابني هذین حسن و حسین بأسماء ابني هارون شبر و شبیر۔

۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۷۴، رقم: ۱۳۶۷
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۹، رقم: ۳۲۱۸۵
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۹۷، رقم: ۲۷۷۷

''حضرت سالم ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔''

۴۔ عن عکرمة قال: لما ولدت فاطمة الحسن بن علی جاء ت به الی رسول اللہ ﷺ فسماه حسنا، فلما ولدت حسینا جاء ت به الی

رسول الله ﷺ فقالت: یا رسول الله صلی الله علیك وسلم! هذا أحسن من هذا تعنی حسینا فشق له من اسمه فسماه حسینا۔

۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۵، رقم: ۷۹۸۱
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۱۹
۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلا، ۳: ۴۸
۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۲۴

''حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں، لہٰذا آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس کے نام سے اخذ کر کے اُس کا نام حسین رکھا۔''

۵۔ عن جعفر بن محمد عن ابیه أن النبی ﷺ اشتق اسم حسین من حسن و سمی حسنا و حسینا یوم سابعهما۔

۱۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ، ۱: ۱۱۹
۲۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۸۵، رقم: ۱۴۶

''حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کا نام حسن سے اخذ کیا اور آپ ﷺ نے دونوں کے نام حسن اور حسین علیہما السلام ان کی پیدائش کے ساتویں دن رکھے۔

۶۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال: لما ولدت فاطمة الحسن جاء النبی ﷺ فقال: أرونی ابني ما سمیتموه؟ قال: قلت: سمیته

حربا فقال: بل هو حسن فلما ولدت الحسين جاء رسول الله ﷺ فقال: أرونی ابني ما سميتموه؟ قال: قلت: سميته حربا قال: بل هو حسين ثم لما ولدت الثالث جاء رسول الله ﷺ قال: أرونی ابني ما سميتموه؟ قلت: سميته حربا۔ قال: بل هو محسن۔ ثم قال: إنما سميتهم بإسم ولد هارون شبر و شبير و مشبر۔

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۰، رقم: ۴۷۷۳
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۸، رقم: ۹۳۵
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۱۰، رقم: ۶۹۸۵
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۹۶، رقم: ۲۷۷۳، ۲۷۷۴
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۸: ۵۲
۶۔ عسقلانی، الاصابہ، ۶: ۲۴۳، رقم: ۸۲۹۶
عسقلانی نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔
۷۔ بخاری، الادب المفرد، ۱: ۲۸۶، رقم: ۸۲۳

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب فاطمہ کے ہاں حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے۔ پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر

اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔‘‘

فصل : ۲

الحسن و الحسین من أسماء الجنة حجبهما اللّٰه

﴿حسن اور حسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حجاب میں رکھا﴾

۷۔ عن المفضل قال: إن اللّٰه حجب اسم الحسن والحسین حتی سمی بهما النبی ﷺ ابنیه الحسن والحسین۔

۱۔ نبہانی، الشرف المؤبد: ۴۲۴
۲۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۱: ۱۶۲، رقم: ۱۱۸
۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲: ۱۳

’’مفضل سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حسن اور حسین کے ناموں کو حجاب میں رکھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔‘‘

۸۔ عن عمران بن سلیمان قال: الحسن و الحسین اسمان من أسماء أهل الجنة لم یکونا فی الجاهلیة۔

۱۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۶۸، رقم: ۹۹
۲۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقہ: ۱۹۲
۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲: ۲۵
۴۔ مناوی، فیض القدیر، ۱: ۱۰۵

’’عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے

ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں پہلے کبھی نہیں رکھے گئے تھے۔‘‘

فصل: ۳

قال النبی ﷺ: الحسن و الحسین هما أبنای

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: حسنین کریمین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں﴾

۹۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما **قال: رأیت رسول الله** ﷺ **أخذ بید الحسن و الحسین و یقول: هذان أبنای۔(۹)**

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔‘‘

۱۰۔ عن فاطمة سلام الله علیها **قالت: أن رسول الله** ﷺ **أتاها یوما۔ فقال: أین ابنای؟ فقالت: ذهب بهما علی، فتوجه رسول الله** ﷺ **فوجدهما یلعبان فی مشربة و بین أیدهما فضل من تمر۔ فقال: یا علیّ! ألا تقلب ابنی قبل الحر۔(۱۰)**

(۹) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۸۴
۲۔ دیلمی، الفردوس، ۴: ۳۳۶، رقم: ۶۹۷۳
۳۔ ابن جوزی، صفوۃ الصفوہ، ۱: ۷۶۳
۴۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۴

(۱۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۰، رقم: ۴۷۷۴
۲۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۱۰۴، رقم: ۱۹۳

''سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: علی رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔''

۱۱۔ عن المسیب بن نجبة قال: قال علیّ بن أبی طالب: قال النبی ﷺ: إن کل نبی اعطی سبعة نجباء أو نقباء، و أعطیت أنا أربعة عشر۔ قلنا: من هم؟ قال: أنا و أبنای و جعفر و حمزة و أبوبکر و عمر و مصعب بن عمیر و بلال و سلمان والمقداد و حذیفة و عمار و عبد اللہ بن مسعود۔ (۱۱)

''مسیّب بن نجبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ عطا

(۱۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۱۲۳، کتاب المناقب، رقم: ۳۷۸۵
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۴۲، رقم: ۱۲۰۵
۳۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱: ۱۸۹، رقم: ۲۴۴
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۲۱۵، رقم: ۶۰۴۷
۵۔ ابن موسیٰ، معتصر المختصر، ۲: ۳۱۴
۶۔ طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ۱: ۲۲۵، رقم: ۷، ۸
۷۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۳: ۱۱۴۰
۸۔ حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۳: ۳۹۰
۹۔ ابن احمد خطیب، وسیلۃ الاسلام، ۱: ۷۷

کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو حضرت علی ﷺ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود ﷺ۔‘‘

۱۲۔ عن علی ﷺ قال: ان اللہ جعل لکل نبی سبعة نجباء و جعل لنبینا أربعة عشر، منهم: أبوبکر و عمر و علیّ و الحسن والحسین و حمزة و جعفر و أبوذر و عبداللہ بن مسعود و المقداد و عمار و سلمان و حذیفة و بلال۔(۱۲)

’’حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے سات نجباء بنائے جبکہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کو چودہ نجیب عطا کئے۔ ان میں ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر، ابوذر، عبداللہ بن مسعود، مقداد، عمار، سلمان، حذیفہ اور بلال ﷺ شامل ہیں۔‘‘

(۱۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۴۸۴، رقم: ۶۹۵۷
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۲۸، رقم: ۲۷۶
۳۔ دارقطنی، العلل، ۳: ۲۶۲، رقم: ۳۹۵
۴۔ ابن جوزی، العلل المتناہیۃ، ۱: ۲۸۲، رقم: ۴۵۵

فصل : ۴

الحسن و الحسین علیهما السلام أهل البیت

﴿حسنین کریمین علیہما السلام اہل بیت ہیں﴾

۱۳۔ عن أم سلمة رضی الله عنها أن رسول الله ﷺ جمع فاطمة و حسنا و حسینا ثم أدخلهم تحت ثوبه ثم قال: اللهم هؤلاء أهل بیتی۔(۱۳)

''ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہما السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

۱۴۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه قال: لما نزلت هذه الاية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ) دعا رسول الله ﷺ: علیا و فاطمة و

(۱۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۵۳، رقم: ۲۶۶۳
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳:۳۰۸، رقم: ۶۹۶
۳۔ ابن موسیٰ، معتصر المختصر، ۲:۲۶۶
۴۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵
۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲:۸
۶۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۴۸۶

(۱۴) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴:۱۸۷۱، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۲۴۰۴
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۲۲۵، کتاب تفسیر القرآن، رقم: ۲۹۹۹
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۸۵، رقم: ۱۶۰۸
۴۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۶۳، رقم: ۴۷۱۹

←

حسنا و حسینا فقال: اللھم ھؤلاء اھلی۔(۱۴)

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔''

۱۵۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی قولہ (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَھْلَ الْبَیْتِ) قال: نزلت فی خمسۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی و فاطمۃ والحسن والحسین۔(۱۵)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے'' کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ ان پانچ ہستیوں کے بارے میں نازل ہوئی: حضور نبی اکرم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام۔''

فائدہ: انہی پانچ ہستیوں کی متذکرہ تخصیص کے باعث عامۃ المسلمین میں ''پنج تن''

.... ۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷:۶۳، رقم: ۱۳۱۷۰

۶۔ دورقی، مسند سعد، ۱:۵۱، رقم: ۱۹

۷۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۲۵

(۱۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳:۸۰، رقم: ۳۴۵۶

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱:۲۳۱، رقم: ۳۲۵

۳۔ ابن حیان، طبقات المحدثین، ۳:۳۸۴

۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰:۲۷۸

۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲:۶

کی اِصطلاح مشہور ہے۔ جو شرعاً درست ہے اس میں کوئی مبالغہ یا اعتقادی غلو ہرگز نہیں۔

فصل : ۵

النبی ﷺ هو عصبتهما و وليهما و أبوهما

﴿حضور نبی اکرم ﷺ ہی حسنین کریمین علیہما السلام کا نسب، ولی اور باپ ہیں﴾

۱۶۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: كل بني انثى فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فإني أنا عصبتهم و أنا أبوهم۔(۱۶)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ

(۱۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۱
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۴
۳۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۶: ۱۳۹
۴۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۹
اس روایت میں بشر بن مہران کو ابن حبان نے '(الثقات، ۸: ۱۴۰)' میں ثقہ شمار کیا ہے۔
۵۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۴۴، رقم: ۱۳۱۴
۶۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۱

ہوں۔‘‘

۱۷۔ **عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يقول: كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة ما خلا سببي و نسبي كل ولد أب فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمه فإني أنا ابوهم و عصبتهم۔**(۱۷)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی باپ کی طرف نسبت ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔‘‘

---

(۱۷) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۶۲۶، رقم: ۱۰۷۰
۲۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲:۱۴۵، رقم: ۱۳۱۶
۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۱۶۹
مختصراً یہ روایت درج ذیل محدثین نے روایت کی ہے:
۴۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶:۱۶۴، رقم: ۱۰۳۵۴
۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷:۶۴، رقم: ۱۳۱۷۲
۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶:۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۴۴، رقم: ۲۶۳۳
۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴:۲۷۲
(۱۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۷۹، رقم: ۴۷۷۰
۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲:۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۴۴، رقم: ۲۶۳۲
۴۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول و ذوی الشرف: ۱۳۰

۱۸۔ عن جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لكل بنی أم عصبة ينتمون اليهم إلا إبنی فاطمة فأنا و ليهما و عصبتهما۔(۱۸)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔''

۱۹۔ عن فاطمة الكبری سلام الله علیها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: لكل بنی أنثی عصبة ينتمون إليه إلا ولد فاطمة، فأنا وليهم و أنا عصبتهم۔(۱۹)

''سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر عورت کے بیٹوں کا خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔''

---

(۱۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۲
۲۔ ابویعلی، المسند، ۱۲: ۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۴
۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۱: ۲۸۵
۵۔ دیلمی، الفردوس، ۳: ۲۶۴، رقم: ۴۷۸۷
۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۴۸۳
۷۔ عجلونی، کشف الخفا، ۲: ۱۵۷، رقم: ۱۹۶۸

فصل : ۶

إن الحسن و الحسين عليهما السلام خير الناس نسباً

﴿حسنین کریمین علیہما السلام لوگوں میں سے سب سے بہتر نسب والے ہیں﴾

۲۰۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: أيها الناس! ألا أخبركم بخير الناس جدا و جدة؟ ألا أخبركم بخير الناس عما و عمة؟ ألا أخبركم بخير الناس خالا و خالة؟ ألا أخبركم بخير الناس أباً و أماً؟ هما الحسن و الحسين، جدهما رسول الله، و جدتهما خديجة بنت خويلد، و أمهما فاطمة بنت رسول الله، و أبوهما على بن أبى طالب، و عمهما جعفر بن أبى طالب، و عمتهما أم هانى بنت أبى طالب، و خالهما القاسم بن رسول الله، و خالاتهما زينب و رقية و

(۲۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۶، رقم: ۲۶۸۲
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۲۹۸، رقم: ۶۴۶۲
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۹
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴
۵۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۸، رقم: ۳۴۲۷۸
۶۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۳۰

أم كلثوم بنات رسول الله، جدهما فی الجنة و أبوهما فی الجنة و أمهما فی الجنة، و عمهما فی الجنة و عمتهما فی الجنة، و خالاتهما فی الجنة، و هما فی الجنة۔(۲۰)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔''

فصل : ۷

الحسن و الحسین علیهما السلام هما ریحانتای من الدنیا

﴿حسنین کریمین علیهما السلام ہی میرے گلشن دُنیا کے پھول ہیں﴾

۲۱۔ عن ابن ابی نعم: سمعت عبدالله ابن عمر رضی الله عنهما و سأله عن المحرم، قال شعبة: أحسبه بقتل الذباب، فقال: أهل العراق یسألون عن الذباب و قد قتلوا ابن ابنة رسول الله ﷺ، و قال النبی ﷺ: هما ریحا نتای من الدنیا۔(۲۱)

’’ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں (محرم کے) مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

(۲۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۷۱، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۳۵۴۳
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۸۵، رقم: ۵۵۶۸
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۴۲۵، رقم: ۶۹۶۹
۴۔ طیالسی، المسند، ۱:۲۶۰، رقم: ۱۹۲۷
۵۔ ابونعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۵:۷۰
۶۔ ابونعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷:۱۶۸
۷۔ بیہقی، المدخل، ۱:۵۴، رقم: ۱۲۹

اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (حسین علیہ السلام) کو شہید کر دیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: وہ دونوں (حسن و حسین علیھما السلام) ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘

۲۲۔ عن عبدالرحمن بن ابی نعم: أن رجلا من أهل العراق سأل ابن عمر رضی اللہ عنھما **عن دم البعوض يصيب الثوب؟ فقال ابن عمر** رضی اللہ عنھما: **انظروا إلى هذا يسأل عن دم البعوض و قد قتلوا ابن رسول الله** ﷺ، **و سمعت رسول الله** ﷺ **يقول: ان الحسن و الحسين هما ريحانتى من الدنيا۔(۲۲)**

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین علیہ السلام) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘

---

(۲۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۲۳۴، کتاب الادب، رقم: ۵۶۴۸
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۵۰، رقم: ۸۵۳۰
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۹۳، رقم: ۵۶۷۵
۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۱۴، رقم: ۵۹۴۰
۶۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۰: ۱۰۶، رقم: ۵۷۳۹
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۱۲۷، رقم: ۲۸۸۴
۸۔ حکمی، معارج القبول، ۳: ۱۲۰۱

۲۳۔ عن أبی أيوب الأنصاری رضی الله عنه قال: دخلت علی رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين عليهما السلام يلعبان بين يديه أو فی حجره، فقلت: يا رسول الله صلی الله عليك وسلم أتحبهما؟ فقال: و كيف لا أحبهما وهما ريحانتی من الدنيا أشمهما۔(۲۳)

''حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی الله عليك وسلم: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ میرے گلشن دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔''

(۲۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴:۱۵۵، رقم: ۳۹۹۰
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۱
۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷:۹۹
۴۔ مبارکپوری، تحفۃ الأحوذی، ۶:۳۲
۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳:۲۸۲

فصل : ۸

تأذين النبی ﷺ فی أُذن الحسن و الحسين علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کے کانوں میں اَذان کہنا﴾

۲۴۔ عن أبی رافع رضی الله عنه: أن النبی ﷺ أذن فی أذن الحسن والحسين عليهما السلام حين ولدا۔(۲۴)

(۲۴) ۱۔ رویانی، المسند، ۱:۴۲۹، رقم: ۷۰۸
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۳۱۳، رقم: ۹۲۶
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۳۱، رقم: ۲۵۷۹
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴:۶۰
۵۔ ابن ملقن انصاری، خلاصۃ البدر المنیر، ۲:۳۹۲، رقم: ۲۷۱۳
۶۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵:۲۳۰
۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴:۱۰۰

(۲۵) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴:۹۷، کتاب الاضاحی، رقم: ۱۵۱۴
۲۔ ابو داؤد، السنن، ۴:۳۲۸، کتاب الادب، رقم: ۵۱۰۵
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶:۳۹۱
۴۔ رویانی، المسند، ۱:۴۵۵، رقم: ۶۸۲

←

’’حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حسن اور حسین پیدا ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ان کے کانوں میں اذان دی۔‘‘

۲۵۔ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال: رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدته فاطمة بالصلاة۔(۲۵)

’’حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدۃ فاطمہ کے ہاں حسن بن علی کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔‘‘

۲۶۔ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال: رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذن فی اذن الحسین حین ولدته فاطمة۔ هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه۔(۲۶)

’’حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کے ہاں حسین کی ولادت پر ان کے کانوں میں اذان دی۔‘‘

.... ۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۳۱۵، رقم: ۹۳۱

۶۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴:۳۳۶، رقم: ۷۹۸۶

۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹:۳۰۵

(۲۶) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۹۷، رقم: ۴۸۲۷

حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔

۲۔ عسقلانی، تلخیص الحبیر، ۴:۱۴۹، رقم: ۱۹۸۵

۳۔ ابن ملقن انصاری، خلاصۃ البدر المنیر، ۲:۳۹۱، رقم: ۲۷۱۳

۴۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵:۲۲۹

فصل : ۹

عقیقة النبی ﷺ عن الحسن و الحسین علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کرنا﴾

۲۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: أن رسول اللہ ﷺ عق عن الحسن و الحسین کبشاً کبشاً۔(۲۷)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔''

۲۸۔ عن أنس رضی اللہ عنہ: أن النبی ﷺ عق عن الحسن و الحسین بکبشین۔(۲۸)

---

(۲۷) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳:۱۰۷، کتاب الضحایا، رقم: ۲۸۴۱
۲۔ ابن جارود، المنتقی، ۱:۲۲۹، رقم: ۹۱۲-۹۱۱
۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹:۳۰۲
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱:۳۱۶، رقم: ۱۱۸۵۶
۵۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۴:۳۱۴
۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰:۱۵۱، رقم: ۵۳۰۲
۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴:۹۷
۸۔ ابن رشد، بدایۃ المجتہد، ۱:۳۳۹
۹۔ ابن موسیٰ، معتصر المختصر، ۱:۲۷۶

(۲۸) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۵:۳۲۳، رقم: ۲۹۴۵
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲:۲۴۶، رقم: ۱۸۷۸

←

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے دو دنبے عقیقہ کے لئے ذبح کئے۔''

۲۹۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال: عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الحسن و الحسین بکبشین کبشین۔(۲۹)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔''

۳۰۔ عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده: أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عق عن الحسن و الحسین، عن کل واحد منهما کبشین اثنین مثلین متکافئین۔(۳۰)

''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین میں سے ہر ایک کی طرف

--------- ۳۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۷: ۸۵، رقم: ۲۴۹۰
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۷
۵۔ وادیاشی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۳۸، رقم: ۱۷۰۱

(۲۹) ۱۔ نسائی، السنن، ۷: ۱۶۵، کتاب العقیقہ، رقم: ۴۲۱۹
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۷۶، رقم: ۴۵۴۵
۳۔ سیوطی، تنویر الحوالک، ۱: ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۱
۴۔ زرقانی، شرح الموطا، ۳: ۱۳۰
۵۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵: ۲۲۷
۶۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۵: ۸۷
۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۸

(۳۰) حاکم، المستدرک، ۴: ۲۶۵، رقم: ۷۵۹۰

سے ایک ہی جیسے دو دو دنبے عقیقہ میں ذبح کئے۔‘‘

۳۱۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا **أنها قالت: عق رسول الله** ﷺ **عن حسن شاتين و عن حسين شاتين، ذبحهما يوم السابع۔**(۳۱)

’’ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین کی پیدائش کے ساتویں دن ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذبح کیں۔‘‘

۳۲۔ عن علی رضی اللہ عنہ **أن رسول** ﷺ **عق عن الحسن و الحسين۔**(۳۲)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقہ کیا۔‘‘

---

(۳۱) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۰، رقم: ۷۹۶۳
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۸
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۲: ۱۲۷، رقم: ۵۳۱۱
۴۔ وادیاشی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۳۷، رقم: ۱۷۰۰
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۲۶۰، رقم: ۱۰۵۶
۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ۱: ۸۵، رقم: ۱۴۸
(۳۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۹، رقم: ۲۵۷۲
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۸

فصل : ۱۰

الحسن و الحسين عليهما السلام كانا أشبه بالنبى ﷺ

﴿حسنین کریمین علیھما السلام ......سراپا شبیہ مصطفیٰ ﷺ تھے﴾

۳۳۔ عن علی رضی الله عنه قال: الحسن أشبه برسول الله ﷺ ما بين الصدر إلى الراس، والحسين أشبه بالنبى ﷺ ما كان أسفل من ذلک۔(۳۳)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ تھے۔''

۳۴۔ عن علی رضی الله عنه، قال: من سره أن ينظر الى أشبه الناس برسول الله ﷺ ما بين عنقه الى وجهه فلينظر إلى الحسن بن علیّ، و من سره أن ينظر إلى أشبه الناس برسول الله ﷺ ما بين عنقه الى كعبه خلقا و

(۳۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ٦٦۰، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۷۷۴
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۰، رقم: ٦۹۷۴
۴۔ طیالسی، المسند، ۱: ۹۱، رقم: ۱۳۰
۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۷۴، رقم: ۱۳٦٦
٦۔ مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۲: ۳۹۴، رقم: ۷۸۰، ۷۸۱
۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۳، رقم: ۲۲۳۵
۸۔ ابن جوزی، صفوۃ الصفوہ، ۱: ۷٦۳
۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۵۰

لونا فلینظر إلی الحسین بن علی۔(۳۴)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔''

۳۵۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال: کان الحسن و الحسین أشبههم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔(۳۵)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔''

۳۶۔ عن محمد بن الضحاک الحزامی قال: کان وجه الحسن بن علی یشبه وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کان جسد الحسین یشبه جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔(۳۶)

''محمد بن ضحاک حزامی روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی علیہما السلام کا چہرہ مبارک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس کی شبیہ تھا اور حسین علیہ السلام کا جسم مبارک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی شبیہ تھا۔''

---

(۳۴) طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۹۵، رقم: ۲۷۶۸، ۲۷۵۹

(۳۵) عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲:۷۷، رقم: ۱۷۲۶

(۳۶) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۲۷

فصل : ۱۱

یرث الحسن و الحسین علیہما السلام أوصاف النبی ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام …… وارثان اوصافِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۳۷۔ عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ: أنها أتت بالحسن والحسین أباها رسول الله ﷺ فی شکوة التی مات فیها، فقالت: تورثهما یا رسول الله شیئاً۔ فقال: أما الحسن فله هیبتی و سؤددی و أما الحسین فله جرأتی و جودی۔(۳۷)

''سیدہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور رسول اکرم ﷺ کے مرض الوصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کے پاس لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا۔''

(۳۷) ۱۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱:۲۹۹، رقم: ۴۰۸
۲۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵:۳۷۰، رقم: ۲۹۷۱
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۴۲۳، رقم: ۱۰۴۱
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۵
۵۔ شوکانی، درالسحابہ: ۳۱۰
۶۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۱۲۹
۷۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقہ، ۲:۵۶۰

۳۸۔ عن أم أیمن رضی اللّٰہ عنہا قالت: جاءَت فاطمۃ بالحسن و الحسین إلی النبی ﷺ، فقالت: یا نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیك وسلم! انحلھما؟ فقال: نحلت ھذا الکبیر المھابۃ والحلم، و نحلت ھذا الصغیر المحبۃ والرضی۔(۳۸)

''حضرت ام اُیمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حسنین کریمین علیہما السلام کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللّٰہ علیك وسلم! ان دونوں بیٹوں حسن و حسین کو کچھ عطا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اس بڑے بیٹے (حسن) کو ہیبت و بردباری عطا کی اور چھوٹے بیٹے (حسین) کو محبت اور رضا عطا کی۔''

۳۹۔ عن زینب بنت أبی رافع: أتت فاطمۃ بابنیھا إلی رسول اللّٰہ ﷺ فی شکواہ الذی توفی فیہ، فقالت لرسول اللّٰہ ﷺ: ھذان ابناک فورثھما شیئا۔ قال: أما حسن فان لہ ھیبتی و سؤددی، و أما حسین فإن لہ جرأتی و جودی۔(۳۹)

''حضرت زینب بنت ابی رافع سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کے مرض الوصال کے دوران اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یہ آپ کے بیٹے ہیں، انہیں اپنی وراثت میں

(۳۸) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴: ۲۸۰، رقم: ۶۸۲۹
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۶۷۰، رقم: ۳۷۷۱۰
(۳۹) ۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۹، رقم: ۶۱۵
۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۷۴، رقم: ۱۱۲۳۲
۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۴۰۰

سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ہیبت وسرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری جرأت وسخاوت کی وراثت۔‘‘

۴۰۔ **عن أبی رافع ﷛ قال: جاءت فاطمة بنت رسول الله ﷺ بحسن و حسین إلی رسول الله ﷺ فی مرضه الذی قبض فیه، فقالت: هذان ابناک فورثهما شیئا۔ فقال لها: أما حسن فان له ثباتی و سؤددی، و أما حسین فان له حزامتی و جودی۔**(۴۰)

’’حضرت ابو رافع ﷛ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض الوصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض پرداز ہوئیں: یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت وسخاوت کی وراثت۔‘‘

(۴۰) ا۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶:۲۲۲
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۵

فصل : ۱۲

الحسن و الحسین علیهما السلام سیدا شباب أهل الجنة

﴿حسنین کریمین علیہما السلام تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں﴾

۴۱۔ **عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: الحسن و الحسین سیدا شباب أهل الجنة۔**(۴۱)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

۴۲۔ **عن حذیفة رضی الله عنه قال: سألتنی أمی: متی عهدک تعنی**

(۴۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۶۸
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۵۰، رقم: ۸۱۶۹
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۱۲، رقم: ۶۹۵۹
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳، رقم: ۱۱۰۱۲
۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۶
۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۳۴۷، رقم: ۲۱۹۰
۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۱۰، رقم: ۵۶۴۴
۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۸
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۱، رقم: ۲۲۲۸
۱۰۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۱)' میں اس کے رواۃ کو صحیح قرار دیا ہے۔
۱۱۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۵: ۴۸۹
۱۲۔ نسائی، خصائص علی، ۱: ۱۴۲، رقم: ۱۲۹
۱۳۔ حکمی، معارج القبول، ۳: ۱۲۰۰

بالنبی ﷺ فقلت: ما لی به عهد منذ کذا و کذا، فنالت منی، فقلت لها: دعینی آتی النبی ﷺ فأصلی معه المغرب و أسأله أن یستغفرلی ولک، فأتیت النبی ﷺ، فصلیت معه المغرب، فصلی حتی صلی العشاء ثم أنفتل فتبعته فسمع صوتی فقال: من هذا؟ حذیفة! قلت: نعم، قال: ما حاجتک؟ غفر اﷲ لک ولأمک۔ قال: ان هذا ملک لم ینزل الأرض قط قبل هذه اللیلة، استأذن ربه أن یسلم علی و یبشرنی بأن فاطمة سیدة نساء أهل الجنة و أن الحسن و الحسین سیدا شباب أهل الجنة۔(۴۲)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا میرا معمول کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اتنے دنوں سے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکا۔ وہ مجھ سے ناراض ہوئیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابھی حضور نبی

(۴۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۸۱
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۱۳، رقم: ۶۹۶۰
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۸۰، رقم: ۸۲۹۸
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۹۱، رقم: ۲۳۳۷۷
۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۷
۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۷، رقم: ۲۶۰۶
۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۴۳۹، رقم: ۵۶۳۰
۸۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۱، رقم: ۲۲۲۹
۹۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۳
۱۰۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقہ، ۲: ۵۶۰

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں، ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور ان سے عرض کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نوافل ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر حضور نبی اکرم ﷺ گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ حذیفہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخش دے پھر فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو اس سے پہلے دنیا میں کبھی نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

۴۳۔ عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: الحسن و الحسین سیدا شباب أهل الجنة۔(۴۳)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔“

۴۴۔ عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول: نحن ولد عبدالمطلب سادة أهل الجنة: أنا و حمزة و علی و جعفر

(۴۳) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۹
۲۔ بزار، المسند، ۳: ۱۰۲، رقم: ۸۸۵
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۶، رقم: ۲۶۰۱
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

والحسن والحسین والمهدی۔(۴۴)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔‘‘

۴۵۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال: الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة۔(۴۵)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔‘‘

۴۶۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال: قال رسول اللہ ﷺ: الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة۔(۴۶)

(۴۴) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۶۸، کتاب الفتن، رقم: ۴۰۸۷
۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۲۳۳، رقم: ۴۹۴۰
۳۔ ابن حیان، طبقات المحدثین بأصبہان، ۲: ۲۹۰، رقم: ۱۷۷
۴۔ کنانی، مصباح الزجاجۃ، ۴: ۲۰۴، رقم: ۱۴۵۲
۵۔ دیلمی، الفردوس، ۱: ۵۳، رقم: ۱۴۲
۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷: ۲۸۳، رقم: ۵۴۴
۷۔ مزی، تہذیب الکمال، ۵: ۵۳

(۴۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۵، رقم: ۲۵۹۸
طبرانی نے ’المعجم الاوسط (۵: ۲۴۳، رقم: ۵۲۰۸)‘ میں حضرت اُسامہ بن زید سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۲
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

(۴۶) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۴۴، باب فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ، رقم: ۱۱۸ ←

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

۴۷۔ عن الحسین بن علی رضی اللہ عنہما **قال سمعت جدی رسول اللہ** ﷺ **یقول: لا تسبوا الحسن والحسین، فانھما سیدا شباب أھل الجنۃ من الأولین والأخرین۔(۴۷)**

''حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین کو گالی مت دینا کیونکہ وہ پہلی اور پچھلی تمام امتوں کے جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

۴۸۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما **قال: قال رسول اللہ** ﷺ**: الحسن والحسین سیدا شباب أھل الجنۃ۔(۴۸)**

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

--------- ۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۸۰
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۳
۴۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ۱: ۲۰، رقم: ۴۸
۵۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۶: ۴۷۴

(۴۷) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۱
۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۸۴)' میں اِسے مختصراً روایت کیا ہے۔
۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۱۱۸، رقم: ۳۶۶
۴۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ۳۰۱

(۴۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۹
۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۵۸
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۳

اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔‘‘

۴۹۔ عن أبی هريرة ﷛ أن رسول الله ﷺ قال: إن ملكا من السماء لم يكن زارنی، فأستأذن الله ﷯ فی زيارتی، فبشرنی أن الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة۔(۴۹)

’’حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

۵۰۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: خير شبابكم الحسن و الحسين۔(۵۰)

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر (جوان) حسن اور حسین ہیں۔‘‘

---

(۴۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۳۶، رقم: ۲۶۰۴
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۱۴۶، رقم: ۸۵۱۵
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۳
۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۶:۳۹۱
۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲:۱۶۷
۶۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۶:۳۲۹

(۵۰) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴:۳۹۱، رقم: ۲۲۸۰
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۱۰۲، رقم: ۳۴۱۹۱
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۶۷

فصل : ۱۳

الحسن و الحسین علیہما السلام طہرھما اللہ تطہیرا

﴿اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین علیہما السلام کو کمالِ تطہیر کی شانِ عظیم سے نواز دیا﴾

۵۱۔ عن صفیة بنت شیبة قالت: قالت عائشة رضی اللہ عنہا: خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غداةً و علیه مرط مرحل من شعر أسود۔ فجاء الحسن بن علی فأدخله، ثم جاء الحسین فدخل معه ثم جاءت فاطمة فأدخلها، ثم جاء علی فأدخله، ثم قال: ﴿إنما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس أهل البیت و یطهرکم تطهیرا﴾۔(۵۱)

''حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ

(۵۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۳، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۲۴۲۴
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۷۲، رقم: ۱۴۹
۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳: ۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱
۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۱۴۹
۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶، ۷
۸۔ بغوی، معالم التنزیل، ۳: ۵۲۹
۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۵
۱۰۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۵
۱۱۔ مبارک پوری، تحفۃ الأحوذی، ۹: ۴۹

صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاؤوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حسین علیہ السلام آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر علی علیہ السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔''

۵۲۔ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: ألا! لا یحل هذا المسجد لجنب و لا لحائض إلا لرسول اللہ و علی و فاطمة و الحسن و الحسین۔ ألا! قد بینت لکم الأسماء أن لا تضلوا۔(۵۲)

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ (عورت) کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔''

(۵۲) ۱۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۵، رقم: ۱۳۱۷۸، ۱۳۱۷۹

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۱، رقم: ۳۴۱۸۳

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۶۶

۴۔ ابن کثیر، فصول من السیرۃ، ۱: ۲۷۳

۵۔ سیوطی، خصائص الکبریٰ، ۲: ۴۲۴

۳۔ عن عمر بن أبی سلمة ربیب النبی ﷺ قال: لما نزلت هذه الآیة علی النبی ﷺ ﴿اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ أَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَهِّرَکُمۡ تَطۡهِیۡرًا﴾۔ فی بیت أم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسینا، فجللهم بکساء، و علیّ خلف ظهره فجلله بکساء، ثم قال: اللهم! هؤلاء أهل بیتی، فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا۔(۵۳)

''حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ جب ام سلمہ کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔''

۴۔ عن ام سلمة رضی اللہ عنها ان النبی ﷺ! جلل علی الحسن و الحسین و علی و فاطمة کساء ثم قال: اللهم هؤلاء اهل بیتی و خاصتی اذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا۔(۵۴)

(۵۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۳۵۱، کتاب تفسیر القرآن، رقم: ۳۲۰۵
۲۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲:۸
۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲:۱۷
۴۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۲۱
(۵۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۹۹، کتاب المناقب، رقم: ۳۸۷۱
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶:۳۰۴، رقم: ۲۶۶۳۹

←

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ سلام اللہ علیہم پر چادر پھیلائی اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں، ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں اچھی طرح پاکیزگی و طہارت سے نواز دے۔‘‘

.... ۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۵۴، رقم: ۲۶۶۸
۴۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲:۸
۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۴۸۵
۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲:۲۹۷

فصل: ۱۴

قال النبی ﷺ: من أحبنی فلیحب ھٰذین

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے﴾

۵۵۔ **عن عبد اللہ بن مسعود** رضی اللہ عنھما **قال: قال النبی** ﷺ: **من أحبنی فلیحب ھٰذین۔**(۵۵)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنھما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔“

۵۶۔ **عن ابن عباس** رضی اللہ عنھما **قال: لما نزلت ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ قالوا: یا رسول اللہ** صلی اللہ علیک وسلم**! ومن قرابتک ھؤلاء الذین و جبت علینا مودتھم؟ قال: علی و فاطمة و**

(۵۵) ۱۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۵۰، رقم: ۸۱۷۰
۲۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰، رقم: ۶۷
۳۔ ابن خزیمہ، الصحیح، ۲: ۴۸، رقم: ۸۸۷
۴۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۶، رقم: ۱۸۳۴
۵۔ شاشی، المسند، ۲: ۱۱۳، رقم: ۶۳۸
۶۔ ابویعلی، المسند، ۹: ۲۵۰، رقم: ۵۳۶۸
۷۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۹
۸۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۱۷

أبناهما۔(۵٦)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت مبارکہ ''فرما دیں میں تم سے اس (تبلیغ حق اور خیرخواہی) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا بجز اہل قرابت سے محبت کے'' نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن و حسین)۔''

۵۷۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول فی الحسن والحسین: من أحبنی فلیحب هٰذین۔(۵۷)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسن اور حسین علیہما السلام کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے۔''

۵۸۔ عن زر بن جیش قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من أحبنی فلیحب هٰذین۔ (۵۸)

''حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت رکھنا واجب ہے۔''

(۵٦) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲٦۴۱
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۴۴۴، رقم: ۱۲۲۵۹
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۱۰۳

(۵۷) ۱۔ طیالسی، المسند، ۱: ۳۲۷، رقم: ۲۰۵۲
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

(۵۸) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ٦: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۴
۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲٦۳، رقم: ۳۲۳۷

فصل: ۱۵

من أحب الحسن و الحسین علیہما السلام فقد أحبنی

﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی﴾

۵۹۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من أحب الحسن و الحسین فقد أحبنی۔(۵۹)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔‘‘

۶۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال للحسن و الحسین: من أحبهما فقد أحبنی۔(۶۰)

---

(۵۹) ۱۔ ابن ماجه، السنن، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱: ۵۱، رقم: ۱۴۳
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۴۹: رقم: ۸۱۶۸
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۸۸، رقم: ۷۸۶۳
۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۰۲، رقم: ۴۷۹۵
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۵
۶۔ ابو یعلی، المسند، ۱۱: ۷۸، رقم: ۲۶۱۵
۶۔ ابویعلی، المسند، ۱۱: ۷۸: رقم: ۶۲۱۵
۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۲۴۸، رقم: ۲۱۱
۸۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰، رقم: ۶۵
۹۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ۱: ۲۱، رقم: ۵۲
۱۰۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱: ۱۴۱

(۶۰) ۱۔ بزار، المسند، ۵: ۲۱۷، رقم: ۱۸۲۰

←

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن وحسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ ہی سے محبت کی۔''

۶۱۔ عن أبی حازم قال: شھدت حسینا حین مات الحسن و ھو یدفع فی قفا سعید بن العاص و ھو یقول: تقدم، فلولا السنة ما قدمتک، و سعید امیر علی المدینة یومئذ، قال: فلما صلوا علیه قام أبوھریرة فقال: أتنفسون علی ابن نبیکم تربة یدفنونه فیھا، ثم قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: من أحبھما فقد أحبنی۔(۶۱)

''ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں حسن علیہ السلام کی شہادت کے وقت حسین علیہ السلام کے پاس حاضر تھا وہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو گردن سے پکڑ کر آگے کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: (نماز جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے بڑھو، اگر سنت مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتی تو میں آپ کو آگے نہ کرتا، اور سعید ان دنوں مدینہ کے امیر

.... ۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۴، ۲۸۴

۴۔ ابن جوزی، صفوة الصفوہ، ۱: ۷۶۳

ہیثمی نے اس کی اسناد کو درست قرار دیا ہے۔

(۶۱) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۳: ۴۷۱، رقم: ۶۳۶۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۳۱

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۷، رقم: ۴۷۹۹

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۸، رقم: ۶۶۸۵

۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۷۶

۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۶۰

۷۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۵۴

تھے۔ جب سب نے نمازِ جنازہ ادا کر لی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اُنہوں نے فرمایا: تم کس دل سے اپنے نبی کے صاحبزادے کو زمین میں دفنا کر ان پر مٹی ڈالو گے اور ساتھ انہوں نے (غم میں ڈوب کر) یہ بھی کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے ان سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔‘‘

فصل: ۱۶

من أحب الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أحبه الله

﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی﴾

۶۲۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: من أحبهما أحبني، ومن أحبني أحبه الله، ومن أحبه الله أدخله الجنة۔(۶۲)

''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی، اور جس سے اللہ نے محبت کی اس نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔''

۶۳۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للحسن و الحسين: من أحبهما أحببته، ومن أحببته أحبه الله، ومن أحبه الله أدخله جنات النعيم۔(۶۳)

''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔''

(۶۲) حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۷۷۶

(۶۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۵

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۷

فصل : ۱۷

قال النبی ﷺ: من أحب ھٰذین کان معی یوم القیامة

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا﴾

۶۴۔ عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ: أن رسول اللہ ﷺ أخذ بید حسن و حسین، فقال: من أحبنی و أحب ھذین و أباھما و أمھما کان معی فی درجتی یوم القیامة۔(۶۴)

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔‘‘

(۶۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۴۱، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۳۳
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۷۷، رقم: ۵۷۶
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۹۳، رقم: ۱۱۸۵
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۴
۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۴۵، رقم: ۴۲۱
۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۲۸۷، رقم: ۷۲۵۵
۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۱۲۰، رقم: ۲۳۴
۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۲۸
۹۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۵۲۸

۶۵۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: أنا و فاطمة و حسن و حسين مجتمعون، و من أحبنا يوم القيامة نأكل و نشرب حتى يفرق بين العباد۔(۶۵)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو گا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔''

۶۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعه: أنا شجرةٌ، و فاطمة حملها، و على لقاحها، والحسن والحسين ثمرتها، والمحبون أهل البيت ورقها، من الجنة حقاً حقاً۔(۶۶)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔''

---

(۶۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۴۱، رقم: ۲۶۲۳
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳:۲۲۷
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۷۴

(۶۶) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱:۵۲، رقم: ۱۳۵
۲۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذوی الشرف: ۹۹

فصل : ۱۸

قال النبی ﷺ: اللهم إنی أحبهما فأحبهما

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر﴾

۶۷۔ عن البراء رضی الله عنه قال: أن النبی ﷺ أبصر حسنا و حسینا، فقال: اللهم! إنی أحبهما فأحبهما۔(۶۷)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

۶۸۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه قال، قال رسول الله ﷺ: اللهم! انی أحبهما فأحبهما۔(۶۸)

(۶۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۶۱، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۸۲
۲۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳:۲۵۲
۳۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۶:۱۴۰
ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

(۶۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۴۴۶، رقم: ۹۷۵۸
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۷۷۵، رقم: ۱۳۷۱
۳۔ ابن ابی شیبۃ، المصنف، ۶:۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۵
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۴۹، رقم: ۲۶۵۱
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۰

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

٦٩۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنهما: **أن النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قال للحسن و الحسین: اللهم! انی أحبهما فأحببهما۔(٦٩)**

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

٧٠۔ عن أسامة بن زيد رضی اللہ عنهما **قال، قال النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: **اللهم! إنی أحبهما فأحبهما و أحب من يحبهما۔(٧٠)**

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت

(٦٩) ١۔ بزار، المسند، ٥: ٢١٧، رقم: ١٨٢٠
٢۔ بزار نے 'المسند (٨: ٢٥٣، رقم: ٣٣١٧)' میں اسے ابن قرہ سے بھی روایت کیا ہے۔
٣۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (٩: ١٨٠)' میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔
٤۔ شوکانی نے بھی 'درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ (ص: ٣٠٥، ٣٠٦)' میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

(٧٠) ١۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ٥: ٦٥٦، ابواب المناقب، رقم: ٣٧٦٩
٢۔ ابن حبان، الصحیح، ١٥: ٤٢٣، رقم: ٦٩٦٧
٣۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٣٩، رقم: ٢٦١٨
٤۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ٤: ١١٣، رقم: ١٣٢٤

کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔‘‘

۷۱۔ عن عبداللہ بن عثمان بن خثیم یرویه عن النبی ﷺ اخذ رسول اللہ ﷺ یوما حسنا و حسینا فجعل هذا علی هذا الفخذ و هذا علی هذا الفخذ، ثم اقبل علی الحسن فقبله ثم اقبل علی الحسین فقلبه ثم قال: اللهم! انی أحبهما فأحبهما۔(۷۱)

’’عبداللہ بن عثمان بن خثیم حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن حسنین کریمین علیہما السلام کو پکڑ کر اپنی رانوں پر بٹھایا پھر حسن علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا پھر حسین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا، پھر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘

۷۲۔ عن یعلی بن مرة رضی اللہ عنہ أن حسنا و حسینا أقبلا یمشیان إلی رسول اللہ ﷺ، فلما جاء أحدهما جعل یده فی عنقه، ثم جاء الآخر فجعل یده الأخری فی عنقه، فقبّل هذا ثم قبّل هذا، ثم قال: اللهم! إنی أحبهما فأحبهما۔(۷۲)

’’یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ ﷺ

(۷۱) ابن راشد، الجامع، ۱۱: ۱۴۰

(۷۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۲، رقم: ۲۵۸۷
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۲۷۴، رقم: ۷۰۳
۳۔ قضاعی، مسند الشہاب، ۱: ۵۰، رقم: ۲۶
۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۵

نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘

۷۳۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول: سئل رسول اللہ ﷺ: أی أهل بیتک أحب إلیک؟ قال: الحسن و الحسین۔(۷۳)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین۔‘‘

(۷۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۲
۲۔ ابویعلی، المسند، ۷: ۲۷۴، رقم: ۴۲۹۴
۳۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ۳۰۱

فصل : ١٩

من أبغض الحسن و الحسین علیھما السلام فقد أبغضنی

﴿ جس نے حسنین کریمین علیھما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا ﴾

٧٤۔ عن أبی ھریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من أبغضھما فقد أبغضنی۔(٧٤)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“

٧٥۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنھما قال: قال رسول الله ﷺ: من أبغضھما فقد أبغضنی۔(٧٥)

---

(٧٤) ١۔ ابن ماجہ، السنن، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ، ١: ٥١، رقم: ١٤٣

٢۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ٥: ٤٩: رقم: ٨١٦٨

٣۔ احمد بن حنبل، المسند، ٢: ٢٨٨، رقم: ٧٨٦٣

٤۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ٥: ١٠٢، رقم: ٤٧٩٥

٥۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٤٧، رقم: ٢٦٤٥

٦۔ ابویعلی، المسند، ١١: ٧٨، رقم: ٦٢١٥

٧۔ ابن راہویہ، المسند، ١: ٢٤٨، رقم: ٢١١

٨۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ١: ٢٠، رقم: ٦٥

٩۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ١: ٢١، رقم: ٥٢

١٠۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ١: ١٤١

(٧٥) ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ٣: ٢٨٤

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔''

۷۶۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **قال: قال رسول اللہ** ﷺ: **من أبغضهما فقد أبغضني۔(۷۶)**

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔''

(۷۶) ابن عدی، الکامل، ۳: ۴۳۴

فصل: ۲۰

من أبغض الحسن و الحسین علیهما السلام أبغضه الله

﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہوگیا﴾

۷۷۔ عن سلمان رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: من أبغضهما أبغضنی، و من أبغضنی أبغضه الله، ومن أبغضه الله أدخله النار۔(۷۷)

’’سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہوگیا اور جو اللہ کے ہاں مبغوض ہوا، اُسے اللہ نے آگ میں داخل کر دیا۔‘‘

۷۸۔ عن سلمان رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم للحسن و الحسین من أبغضهما أو بغی علیهما أبغضته، ومن أبغضته أبغضه الله، ومن أبغضه الله أدخله عذاب جهنم وله عذاب مقیم۔ (۷۸)

’’سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و

(۷۷) حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۷۷۶

(۷۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۵

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ۳۰۷

حسنین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہو گا۔‘‘

فصل : ۲۱

قال النبی ﷺ : اللھم عاد من عاداھم و وال من والاھم

﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ ﴾

۷۹۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت : جاءت فاطمة بنت النبی ﷺ إلی رسول اللہ ﷺ متورکة الحسن و الحسین، فی یدھا برمة للحسن فیھا سخین حتی أتت بھا النبی ﷺ فلما وضعتھا قدامه، قال لھا : أین أبو الحسن؟ قالت : فی البیت۔ فدعاہ، فجلس النبی ﷺ و علیّ و فاطمة و الحسن و الحسین یأکلون، قالت أم سلمة رضی اللہ عنہا : وما سامنی النبی ﷺ وما أکل طعاما قط إلا و أنا عندہ إلا سامنیه قبل ذلک الیوم، تعنی سامنی دعانی إلیه، فلما فرغ التف علیھم بثوبه ثم قال: اللھم عاد من عاداھم و وال من والاھم۔(۷۹)

''اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو پہلو میں اٹھائے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ہانڈی تھی جس میں حسن کے لئے گرم سالن تھا۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جب اسے حضور ﷺ کے سامنے

(۷۹) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۲:۳۸۳، رقم: ۶۹۱۵
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۶۶
۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱:۱۴۹، رقم: ۳۹۶

لا کے رکھا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ابوالحسن (علی) کہاں ہے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: گھر میں ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بلایا نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے نہ بلایا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ ﷺ نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو۔ پھر جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو ان سب کو اپنے کپڑے میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔‘‘

فصل : ۲۲

النبی ﷺ حرب لمن حارب الحسن و الحسین علیهما السلام

﴿جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے جنگ کی اس سے حضور ﷺ نے اعلان جنگ فرما دیا﴾

۸۰۔ عن زيد بن أرقم رضی الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال لعليّ و فاطمة و الحسن و الحسين رضی الله عنهم: أنا حرب لمن حاربتم، و سلم لمن سالمتم۔(۸۰)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس

(۸۰) ا۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۸۷۰
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۴۵
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۴، رقم: ۶۹۷۷
۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۸۱
۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۴
۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۱۹۔۲۶۲۰
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۴، رقم: ۵۰۳۰۔۵۰۳۱
۸۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۴
۱۰۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ: ۶۲
۱۱۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵
۱۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۲

سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔‘‘

۸۱۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لفاطمة و الحسن و الحسین: أنا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم۔(۸۱)

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم (تینوں) سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔‘‘

۸۲۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: نظر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلی علی و فاطمة و الحسن و الحسین، فقال: أنا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم۔(۸۲)

---

(۸۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۴، رقم: ۶۹۷۷
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۴
۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۶۷
۴۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۴
۶۔ محاملی، الامالی: ۴۴۷، رقم: ۵۳۲
۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

(۸۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۲
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۷، رقم: ۱۳۵۰
۳۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۳)‘ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس میں کوئی جرح نہیں کی۔

←

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیھما السلام کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔''

۸۳۔ عن أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال: رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیم خیمة و هو متکئ علی قوس عربیة و في الخیمة علي و فاطمة والحسن والحسین فقال: معشر المسلمین أنا سلم لمن سالم أهل الخیمة حرب لمن حاربهم ولي لمن والاهم لا یحبهم إلا سعید الجد طیب المولد ولا یبغضهم إلا شقي الجد ردیٔ الولادة۔(۸۳)

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خیمہ میں قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عربی کمان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین بھی موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت جو اہل خیمہ سے صلح کرے گا میری بھی اس سے صلح

-------- ۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۲۱

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷

۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۲

۷۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۷۔۲۵۸

۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)' میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی تلید بن سلیمان میں اختلاف ہے جبکہ اس کے بقیہ رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔

(۸۳) محبّ طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ۳: ۱۵۴

ہو گی جو ان سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہو گی۔ جو ان کو دوست رکھے گا میری بھی اس سے دوستی ہو گی، ان سے صرف خوش نصیب اور برکت والا ہی دوستی رکھتا ہے اور ان سے صرف بدنصیب اور بدبخت ہی بغض رکھتا ہے۔‘‘

فصل : ۲۳

قال النبی ﷺ: بأبی و أمی أنتما

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان﴾

۸۴۔ عن سلمان رضی الله عنه قال: کنا حول النبی ﷺ فجاءت ام ایمن فقالت: یا رسول الله صلی الله علیك وسلم! لقد ضل الحسن و الحسین، قال: و ذلک راد النهار یقول ارتفاع النهار۔ فقال رسول الله ﷺ: ''قوموا فاطلبوا ابنی۔'' قال: و اخذ کل رجل تجاه وجهه و اخذت نحو النبی ﷺ فلم یزل حتی اتی سفح جبل و إذا الحسن و الحسین ملتزق کل واحد منهما صاحبه، و إذا شجاع قائم علی ذنبه یخرج من فیه شه النار، فاسرع الیه رسول الله ﷺ، فالتفت مخاطبا لرسول الله ﷺ، ثم انساب فدخل بعض الأحجرة، ثم اتاهما فافرق بینهما و مسح وجههما و قال: بأبی و أمی أنتما ما أکرمکما علی الله۔(۸۴)

''سلمان فارسی رضی الله عنه فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو

(۸۴) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۵، رقم: ۲۶۷۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲
۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۹

تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔‘‘

۸۵۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: کان النبی ﷺ یصلی و الحسن و الحسین علی ظهره، فباعدهما الناس، و قال النبی ﷺ دعوهما بأبی هما و أمی۔(۸۵)

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ لوگوں نے ان کو منع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو، ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔‘‘

---

(۸۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۴۷، رقم: ۲۶۴۴
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۴۲۶، رقم: ۶۹۷۰
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۴
۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱:۵۵۲، رقم: ۲۲۳۳

فصل : ۲۴

فزع النبی ﷺ ببکاء الحسن و الحسین علیهما السلام

﴿حسنین کریمین علیهما السلام کے رونے سے حضور ﷺ پریشان ہو گئے﴾

۸۶۔ عن یحیی بن أبی کثیر: أن النبی ﷺ سمع بکاء الحسن و الحسین، فقام فزعا، فقال: إن الولد لفتنة لقد قمت إلیهما و ما أعقل۔(۸۶)

''یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن و حسین علیهما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔''

۸۷۔ عن یزید بن أبی زیاد قال: خرج النبی ﷺ من بیت عائشة فمر علی فاطمة فسمع حسینا یبکی، فقال: ألم تعلمی أن بکاءہ یؤذینی۔(۸۷)

''یزید بن ابو زیاد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنها کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیها کے گھر کے پاس سے گزرے تو حسین علیه السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔''

(۸۶) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۹، رقم: ۳۲۱۸۶

(۸۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۱۱۶، رقم: ۲۸۴۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۱
۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۸۴

فصل : ۲۵

نزل النبی ﷺ من المنبر للحسن و الحسین علیهما السلام

﴿حضور ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر اپنے منبر شریف سے نیچے اتر آئے﴾

۸۸۔ عن أبی بریدة رضی الله عنه یقول: کان رسول الله ﷺ یخطبنا إذ جاء الحسن و الحسین علیهما السلام، علیهما قمیصان أحمران یمشیان و یعثران، فنزل رسول الله ﷺ من المنبر فحملهما و وضعهما بین یدیه، ثم قال: صدق الله: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فنظرت إلى هذین الصبیین یمشیان و یعثران، فلم أصبر حتی قطعت حدیثی و رفعتهما۔(۸۸)

(۸۸) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۵۸، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۴
۲۔ نسائی، السنن، ۳:۱۹۲، کتاب صلاة العیدین، رقم: ۱۵۸۵
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵:۳۵۴
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۷۷۰، رقم: ۱۳۵۸
۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۳:۴۰۳، رقم: ۶۰۳۹
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳:۲۱۸، رقم: ۵۶۱۰
۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱:۵۵۲، رقم: ۲۲۳۰
۸۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۸:۱۴۳
۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۳۷۷
۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶:۴۰۳
۱۱۔ ابن جوزی، التحقیق، ۱:۵۰۵، رقم: ۸۰۵

’’حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (صغرسنی کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے: ﴿بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔﴾ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔‘‘

فصل : ۲۶

الحسن و الحسین علیهما السلام کانا یمصّان لسان النبی ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک چوستے تھے﴾

۸۹۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه فقال: أشهد لخرجنا مع رسول الله ﷺ حتی إذا کنا ببعض الطریق سمع رسول الله ﷺ صوت الحسن و الحسین، و هما یبکیان و هما مع أمهما، فأسرع السیر حتی أتاهما، فسمعته یقول لها: ما شأن ابنیّ؟ فقالت: العطش قال: فاخلف رسول الله ﷺ الی شنة یبتغی فیها ماء، و کان الماء یومئذ أغدارا، و الناس یریدون الماء، فنادی: هل أحد منکم معه ماء؟ فلم یبق أحد الا أخلف بیده الی کلابه یبتغی الماء فی شنة، فلم یجد أحد منهم قطرة، فقال رسول الله ﷺ: ناولینی أحدهما، فناولته اياه من تحت الخدر، فأخذه فضمه الی صدره و هو یطغو ما یکست، فأدلع له لسانه فجعل یمصه حتی هدأ أو سکن، فلم أسمع له بکاء، و الآخر یبکی کما هو ما یسکت فقال: ناولینی الآخر، فناولته اياه ففعل به کذلک، فسکتا فما أسمع لهما صوتا۔(۸۹)

---

(۸۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۵۰، رقم: ۲۶۵۶

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۱

ہیثمی نے اس کے راوۃ ثقہ قرار دیئے ہیں۔

۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶:۲۳۱

←

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بتایا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاوؤں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دیں اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے دے دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دیں تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔''

.... ۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۱۳: ۲۲۱

۵۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۸

۶۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ۳۰۶

۷۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۱: ۱۰۶

فصل : ۲۷

الحسن و الحسین علیهما السلام کانا یلعبان علی بطن النبی ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام حضور ﷺ کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے﴾

۹۰۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه قال: دخلت علی رسول الله ﷺ والحسن والحسین یلعبان علی بطنه، فقلت: یا رسول الله ﷺ! أتحبهما؟ فقال: و مالی لا أحبهما و هما ریحانتاي۔(۹۰)

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔''

۹۱۔ عن انس بن مالک رضی الله عنه قال: دخلت أو ربما دخلت علی رسول الله ﷺ والحسن والحسین یتقلبان علی بطنه، قال: و یقول: ریحانتی من هذه الأمة۔(۹۱)

---

(۹۰) ۱۔ بزار، المسند، ۳:۲۸۷، رقم: ۱۰۷۹
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۱
۳۔ شوکانی، درالسحابہ: ۳۰۷
ہیثمی نے اس کے رواۃ صحیح قرار دیئے ہیں۔

(۹۱) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۴۹، رقم: ۸۱۶۷
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۱۵۰، رقم: ۸۵۲۹

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔‘‘

فصل : ۲۸

رکب الحسن و الحسین علیهما السلام علی ظهر النبی ﷺ خلال الصلوة

﴿حسنین کریمین علیہما السلام دورانِ نماز حضور ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے﴾

۹۲۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: کنا نصلی مع رسول الله ﷺ العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسین علی ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بیده من خلفه اخذاً رفیقا و یضعهما علی الأرض، فإذا عاد، عادا حتی قضی صلاته، أقعدهما علی فخذیه۔(۹۲)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین

(۹۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۵۱۳، رقم: ۱۰۶۶۹
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۵۱، رقم: ۲۶۵۹
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۳، رقم: ۴۷۸۲
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۱
۵۔ ابن عدی، الکامل، ۶:۸۱، رقم: ۱۶۱۵
۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳:۲۵۶
۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲:۲۵۸
۸۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۲:۱۲۴
۹۔ سیوطی، الخصائص الکبری، ۲:۱۳۶
۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۶:۱۵۲

علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو شہزادگان نے دوبارہ ایسے ہی کیا (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی اس کے بعد دونوں کو اپنی مبارک رانوں پر بٹھا لیا۔‘‘

۹۳۔ عن زر بن جیش رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ ﷺ ذات یوم یصلی بالناس فأقبل الحسن و الحسین علیہما السلام و ھما غلامان، فجعلا یتوثبان علی ظھرہ إذا سجد فأقبل الناس علیھما ینحیانھما عن ذلک، قال: دعوھما بأبی و أمی۔(۹۳)

’’زر بن جیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حسنین کریمین علیہما السلام جو اس وقت بچے تھے آئے۔ جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو وہ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہونے لگے، لوگ انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں! انہیں چھوڑ دو......یعنی سوار ہونے دو۔‘‘

۹۴۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: کان النبی ﷺ یصلی فإذا سجد وثب الحسن و الحسین علی ظھرہ، فإذا أرادوا أن یمنعوھما أشار إلیھم أن دعوھما، فلما صلی وضعھما فی حجرہ۔(۹۴)

---

(۹۳) بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲۶۳، رقم: ۳۲۳۷

(۹۴) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۵۰، رقم: ۸۱۷۰

۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۷۱

۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۲

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔''

۹۵۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال: کان النبی ﷺ یصلی فجاء الحسن و الحسین علیہما السلام (أو أحدهما)، فرکب علی ظهره فکان إذا سجد رفع رأسه أخذ بیده فأمسکه أو أمسکهما، ثم قال: نعم المطیة مطیتکما۔(۹۵)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز پڑھاتے تو حسن و حسین علیہما السلام دونوں میں سے کوئی ایک آ کر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتا جب آپ ﷺ سجدے میں ہوتے، سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اگر ایک ہوتا تو اس کو یا دونوں ہوتے تو بھی آپ ﷺ ان کو تھام لیتے، پھر آپ ﷺ فرماتے: تم دو سواروں کے لئے کتنی اچھی سواری ہے۔''

۹۶۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: کتب النبی ﷺ لرجل عهدا فدخل الرجل یسلم علی النبی ﷺ یصلی، فرأی الحسن والحسین یرکبان علی عنقه مرة و یرکبان علی ظهره مرة و یمران بین یدیه و من خلفه، فلما فرغ الصلاة قال له الرجل: ما یقطعان الصلاة؟ فغضب النبی ﷺ فقال: ناولنی عهدک۔ فأخذه فمزقه، ثم قال: من لم یرحم صغیرنا و لم یؤقر کبیرنا فلیس مناولا أنا منه۔(۹۶)

(۹۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴:۲۰۵، رقم: ۳۹۸۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۲

(۹۶) محب طبری، ذخائر العقبیٰ، ۱:۱۳۲

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو عہد نامہ لکھ کر دیا تو اس شخص نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت نماز میں سلام عرض کیا، پھر اس نے دیکھا کہ حسن اور حسین علیہما السلام کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک اور کبھی پشت مبارک پر سوار ہوتے ہیں اور حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پیچھے سے گزر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کہا: کیا وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہیں توڑتے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں آ کر فرمایا: مجھے اپنا عہد نامہ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں۔''

۹۷۔ عن بن عباس رضی اللہ عنہما قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ العصر، فلما کان فی الرابعۃ أقبل الحسن والحسین حتی رکبا علی ظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فلما سلم وضعھما بین یدیہ و أقبل الحسن فحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسن علی عاتقہ الأیمن والحسین علی عاتقہ الأیسر۔(۹۷)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عصر ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھی رکعت میں تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا حسن رضی اللہ عنہ کے آگے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے دائیں کندھے پر اور حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر اُٹھا لیا۔''

(۹۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۲۹۸، رقم: ۶۴۶۲
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۶، رقم: ۲۶۸۲
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴

فصل : ۲۹

قال النبی ﷺ للحسنین : نعم الراکبان هما

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام سے فرمانا: یہ دونوں کیسے اچھے سوار ہیں﴾

۹۸۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: خرج علینا رسول الله ﷺ و معه حسن و حسین هذا علی عاتقه و هذا علی عاتقه۔ (۹۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر حسین علیہ السلام سوار تھے۔''

۹۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: رأیت الحسن والحسین علیهما السلام علی عاتقی النبی ﷺ، فقلت: نعم الفرس تحتکما۔ قال: و نعم

(۹۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۰، رقم: ۹۶۷۱
۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۷
حاکم اس کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۷۷، رقم: ۱۳۷۶
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۹
۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۲۸
۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۷۱
۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۶: ۳۲
ہیثمی نے اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

الفارسان هما۔(۹۹)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین علیہما السلام کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر (سوار) دیکھا تو حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ آپ کے نیچے کتنی اچھی سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔‘‘

۱۰۰۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: کنا حول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجاء ت أم أیمن فقالت: یا رسول اللہ لقد ضل الحسن و الحسین علیهما السلام قال: و ذلک راد النهار یقول ارتفاع النهار۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قوموا فاطلبوا ابنی۔ قال: و أخذ کل رجل تجاه وجهه و أخذت نحو النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم یزل حتی أتی سفح جبل و اذا الحسن والحسین علیهما السلام ملتزق کل واحد منهما صاحبه و اذا شجاع قائم علی ذنبه یخرج من فیه شه النار، فأسرع الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فالتفت مخاطبا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم انساب فدخل بعض الأحجرة ثم أتاهما فأفرق بینهما و مسح و جههما و قال: بأبی و أمی أنتما ما أکرمکما علی اللہ ثم حمل أحدهما علی عاتقه الأیمن والآخر علی عاتقه الأیسر فقلت: طوباکما نعم المطیة مطیتکما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: و نعم الراکبان هما۔(۱۰۰)

(۹۹) ۱۔ بزار، المسند، ۱: ۴۱۸

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

ہیثمی نے ابویعلیٰ کی بیان کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۲۶۳، رقم: ۱۶۷۲

۴۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۸

۵۔ ابن عدی، الکامل، ۲: ۳۶۲

(۱۰۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۵، رقم: ۲۶۷۷

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں راوی کہتے ہیں، دن خوب نکلا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے۔ (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے کھڑے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اُس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان (حسنین کریمین علیہما السلام) کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور اُن کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے ایک کو اپنے دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اُٹھالیا۔ میں نے عرض کیا: تمہاری سواری کتنی خوب ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی تو دیکھو کہ دونوں سوار کتنے خوب ہیں۔''

۱۰۱۔ عن أبی جعفر رضی اللہ عنہ قال: مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحسن و الحسین علیہما السلام و ھو حاملھما علی مجلس من مجالس الأنصار، فقالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! نعمت المطیة قال: و نعم الراکبان۔ (۱۰۱)

--------- ۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۹

(۱۰۱) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۰، رقم: ۳۲۱۸۵

''حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔''

۱۰۲۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و هو یمشی علی أربعة، و علی ظهره الحسن و الحسین علیهما السلام، و هو یقول: نعم الجمل جملکما، و نعم العدلان أنتما۔(۱۰۲)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار (دو ٹانگوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔''

۱۰۳۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بیت فاطمة فسلم، فخرج إلیه الحسن و الحسین علیهما السلام، فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ارق بأبیک أنت عین بقة و أخذ بأصبعیه فرقی علی عاتقه،

(۱۰۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۲، رقم: ۲۶۶۱
۲۔ صیداوی، معجم الشیوخ، ۱: ۲۶۶، رقم: ۲۲۷
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲
۴۔ رامھر مزی، امثال الحدیث: ۱۲۸ رقم: ۹۸
۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۶
۶۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۲: ۱۰۹
۷۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۳۲

ثم خرج الآخر الحسن او الحسین مرتفعة احدی عینیه، فقال له رسول الله ﷺ: مرحبا بک ارق بأبیک أنت عین البقة و أخذ بأصبعیه فاستوی علی عاتقه الآخر۔(۱۰۳)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزھراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔''

---

(۱۰۳) ا۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۹، رقم: ۲۶۵۲
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

فصل : ۳۰

کان یُطیل النبی ﷺ السجود للحسن و الحسین علیہما السلام

﴿حضور اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر سجدوں کو لمبا کر لیتے تھے﴾

۱۰۴۔ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ ﷺ یسجد فیجیئ الحسن أو الحسین فیرکب علی ظھرہ فیطیل السجود۔ فیقال: یا نبی اللہ! أطلت السجود، فیقول: ارتحلنی ابنی فکرھت أن أعجلہ۔(۱۰۴)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین علیہما السلام آتے اور آپ ﷺ کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے جس کے باعث آپ ﷺ سجدوں کو لمبا کر لیتے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آپ نے سجدوں کو لمبا کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا۔''

۱۰۵۔ عن عبداللہ بن شداد عن أبیہ قال: خرج علینا رسول اللہ ﷺ فی احدی صلاتی العشاء و ھو حامل حسناً أو حسیناً فتقدم رسول اللہ ﷺ فوضعہ ثم کبر للصلاۃ فصلی، فسجد بین ظھرانی صلاتہ سجدۃ أطالھا۔ قال أبی: فرفعت رأسی و اذا الصبی علی ظھر رسول اللہ ﷺ وھو ساجد فرجعت الی سجودی، فلما قضی رسول اللہ ﷺ الصلاۃ، قال الناس: یا رسول اللہ انک سجدت بین ظھرانی

(۱۰۴) ۱۔ ابویعلی، المسند، ۶: ۱۵۰، رقم: ۳۴۲۸
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

صلاتک سجدة أطلتها حتی ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه یوحی إِلیک۔ قال: ذلک لم یکن ولکن ابنی ارتحلنی فکرهت أن أعجله حتی یقضی حاجته۔ (۱۰۵)

عبداللہ بن شداد اپنے والد حضرت شداد بن ھاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لاکر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیك وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاںتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔

(۱۰۵) ۱۔ نسائی، السنن، ۲: ۲۲۹، کتاب التطبیق، رقم: ۱۱۴۱
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۹۳
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۰، رقم: ۳۲۱۹۱
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۷: ۲۷۰، رقم: ۷۱۰۷
۵۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۲: ۱۸۸، رقم: ۹۳۴
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲۶۳، رقم: ۳۲۳۶
۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۷۷۵
۸۔ ابن موسیٰ، معتصر المختصر، ۱: ۱۰۲
۹۔ ابن حزم، المحلی، ۳: ۹۰
۱۰۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۹

فصل : ۳۱

كان النبی ﷺ يضمّ الحسن و الحسين عليهما السلام إليه تحت ثوبه

﴿حضور ﷺ دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیتے تھے﴾

۱۰۶۔ عن أسامة بن زيد رضی الله عنهما قال: طرقت النبی ﷺ ذات ليلة فی بعض الحاجة فخرج النبی ﷺ وهو مشتمل علی شئ لا أدری ما هو فلما فرغت ما حاجتی قلت: ما هذا الذی أنت مشتمل عليه؟ فكشفه فإذا حسن و حسين علی و ركيه فقال: هذان أبناي۔(۱۰۶)

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کسی شے کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کیا چیز اپنے جسم سے چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں رانوں تک آپ ﷺ سے چمٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔‘‘

(۱۰۶) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۶۹
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۴۹، رقم: ۸۵۲۴
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۲۳، رقم: ۶۹۶۷

←

۱۰۷۔ عن أنس بن مالک ﷺ یقول: کان رسول اللہ ﷺ یقول لفاطمۃ: أدعی أبنی فیشمھما و یضمھما إلیہ۔(۱۰۷)

''حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کرتے: میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ان دونوں (پھولوں) کو سونگھتے اور اپنے سینۂ اقدس کے ساتھ چپکا لیتے۔''

.... ۴۔ بزار، المسند، ۷:۳۱، رقم: ۲۵۸۰

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۷۸، رقم: ۳۲۱۸۲

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۴:۹۴، رقم: ۱۳۰۷

۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱:۵۵۲، رقم: ۲۲۳۴

۸۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقۃ، ۲:۴۰۴

(۱۰۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۲

۲۔ ابویعلی، المسند، ۷:۲۷۴، رقم: ۴۲۹۴

۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱:۱۲۱

فصل : ۳۲

أوّل من يدخل الجنة مع النبى ﷺ هو الحسن و الحسين عليهما السلام

﴿حضور ﷺ کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیہما السلام ہیں﴾

۱۰۸۔ عن علي رضي الله عنه قال: أخبرنى رسول الله ﷺ: ان أول من يدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين۔ قلت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! فمحبونا؟ قال: من ورائكم۔(۱۰۸)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے۔''

۱۰۹۔ عن عليّ بن أبى طالب رضي الله عنه قال: شكوت الى رسول الله ﷺ حسد الناس اياى، فقال: أما ترضى أن تكون رابع أربعة أول من

---

(۱۰۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۶۴، رقم: ۴۷۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۷۳

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۹۸، رقم: ۳۴۱۶۶

۴۔ ابن حجر مکی نے 'الصواعق المحرقہ (۲:۴۴۸)' میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے۔

۵۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ۱:۱۲۳

یدخل الجنة: أنا و أنت و الحسن و الحسین۔(۱۰۹)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔''

(۱۰۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۶۲۴
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۳۱۹، رقم: ۹۵۰
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، ۲۶۲۴
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۳۱، ۱۷۴
۵۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۶: ۲۲
۶۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۹۰
۷۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقہ، ۲: ۴۶۶

فصل : ۳۳

تزيين الله عزّوجلّ الجنة بالحسن و الحسين عليهما السلام

﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا﴾

۱۱۰۔ عن عقبة بن عامر رضی الله عنه، أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: الحسن و الحسين شنفا العرش و ليسا بمعلقين، و إن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: إذا استقر أهل الجنة فی الجنة، قالت الجنة: يا رب! وعدتنی أن تزيننی بركنين من أركانك! قال: أولم أزينك بالحسن و الحسين؟(۱۱۰)

''عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا

(۱۱۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱:۱۰۸، رقم: ۳۳۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۴
۳۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۱:۲۷۸
۴۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۱:۲۵۷، رقم: ۸۰۴
۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۲:۲۳۹، رقم: ۶۹۷
۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳:۲۲۸
۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۳:۴۱۵
۸۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقہ، ۲:۵۶۲

تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔‘‘

۱۱۱۔ عن أنس ﷺ قال: قال رسول اللہ ﷺ: فخرت الجنة علی النار فقالت: أنا خیر منک، فقالت النار: بل أنا خیر منک، فقالت لها الجنة إستفهاما: و ممه؟ قالت: لأن فی الجبابرة و نمرود و فرعون فأسکتت، فأوحی اللہ الیها: لا تخضعین، لأزینن رکنیک بالحسن و الحسین، فماست کما تمیس العروس فی خدرها۔(۱۱۱)

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دوستونوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔‘‘

(۱۱۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۱۴۸، رقم: ۷۱۲۰
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۴

اس حدیث کے ایک راوی ’’عباد بن صہیب‘‘ پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے مگر امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، عبدان اُھوازی نے اس کو صادق قرار دیا اور یحییٰ بن معین نے ابو عاصم النبیل سے اس کی روایت ثابت کی ہے۔

۱۔ ابن شاہین، تاریخ اسماء الثقات، ۱:۱۷۱
۲۔ ذہبی، المغنی فی الضعفاء، ۱:۳۲۶
۳۔ ابن عدی، الکامل، ۴:۳۴۷

۱۱۲۔ عن العباس بن زريع الأزدی عن أبيه مرفوعا، قال: قالت الجنة: يا رب! حسنتنی فحسن أركانی، قال: قد حسنت أركانک بالحسن و الحسين۔(۱۱۲)

''حضرت عباس بن زریع ازدی اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جنت نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین وجمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین علیہما السلام کے ذریعے حسین وجمیل بنا دیا ہے۔''

(۱۱۲) ۱۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۶: ۲۴۱، رقم: ۸۴۸
۲۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۷: ۱۵۷، رقم: ۹۴۵۸
۳۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۱: ۲۸۷

فصل : ۳۴

یکون الحسن و الحسین علیهما السلام فی قبة تحت العرش یوم القیامة

﴿حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے گنبد کے نیچے ہوں گے﴾

۱۱۳۔ عن أبی موسی الأشعری رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: أنا و علیّ و فاطمة و الحسن و الحسین یوم القیامة فی قبة تحت العرش۔(۱۱۳)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے۔''

۱۱۴۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: إن فاطمة و علیا و الحسن و الحسین فی حظیرة القدس فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمن۔(۱۱۴)

---

(۱۱۳) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۷۴
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۱۰۰، رقم: ۳۴۱۷۷
۳۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۲:۹۴
۴۔ زرقانی، شرح الموطا، ۴:۴۴۳

(۱۱۴) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۶۱
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۹۸، رقم: ۳۴۱۶۷

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ، علی، حسن اور حسین جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرش خداوندی ہو گا۔''

۱۱۵۔ عن علیّ ﷺ عن النبی ﷺ قال: فی الجنة درجة تدعی الوسلیة؟ فإذا سألتم اللہ فسلوا لی الوسیلة؟ قالوا: یا رسول اللہ! من یسکن معک؟ قال: علیّ و فاطمة و الحسن و الحسین۔(۱۱۵)

''حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك وسلم! (وہاں) آپ کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور حسین و حسین (وہاں پر میرے ساتھ رہیں گے)۔''

(۱۱۵) ۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۴۵
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۳، رقم: ۳۴۱۹۵

فصل : ۳۵

یکون الحسن و الحسین علیهما السلام مع رسول الله ﷺ یوم القیامة

﴿حسنین کریمین علیهما السلام قیامت کے دن حضور ﷺ کے ساتھ رہیں گے﴾

۱۱۶۔ عن علی رضی الله عنه قال: دخل علي رسول الله ﷺ و انا نائم علی المنامة فاستسقی الحسن او الحسین قال فقام النبی ﷺ الی شاة لنا بکی فحلبها فدرت فجاء ہ الحسن فنحاه النبی ﷺ فقالت فاطمة: یا رسول الله صلی الله علیك وسلم! کانه احبهما الیک قال: لا ولکنه استسقی قبله، ثم قال: إنی و ایاک و هٰذین و هذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامة۔(۱۱۶)

''حضرت علی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے حسن یا حسین علیهما السلام (میں سے کسی

(۱۱۶) ا۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۰۱، رقم: ۷۹۲
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۸
۳۔ شیبانی، السنة، ۲: ۵۹۸، رقم: ۱۳۲۲
۴۔ بزار، المسند، ۳: ۳۰، رقم: ۷۷۹
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۰
۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۹۲، رقم: ۱۱۸۳
۷۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۲۵

ایک) نے پانی مانگا۔ آپ ﷺ ہماری بکری کے پاس آئے جو بہت کم دودھ والی تھی۔ پس آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا تو اس نے بہت زیادہ دودھ دیا، پس حسن علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ لگتا ہے یہ آپ کو ان دونوں میں زیادہ پیارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے پہلے پانی مانگا تھا پھر فرمایا: میں، آپ، یہ دونوں اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔‘‘

۱۱۷۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: ان النبی ﷺ دخل علی فاطمة رضی اللہ عنہا فقال: أنی و ایاک و هذا النائم...... یعنی علیا...... و هما...... یعنی الحسن و الحسین...... لفی مکان واحد یوم القیامة۔(۱۱۷)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔‘‘

۱۱۸۔ عن أبی فاختة رضی اللہ عنہ قال: کان النبی ﷺ و علی و فاطمة و الحسن و الحسین فی بیت فاستسقی الحسن، فقام رسول اللہ ﷺ

(۱۱۷) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۴۷، رقم: ۴۶۶۴
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۶
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۱
حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

فی جوف اللیل، فسقاه، فسأله الحسین فأبی أن یسقیه، فقیل: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! کأن حسنا أحب الیک من حسین؟ قال: لا ولکنه استسقانی قبله، ثم قال النبی ﷺ: یا فاطمة! أنا و انت و ھذین و ھذا الراقد (لعلی) فی مقام واحد یوم القیامة۔(۱۱۸)

''حضرت ابو فاختہ (سعید بن علاقہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ، علی، فاطمہ، اور حسن و حسین علیہم السلام گھر پر تھے کہ حسن نے پانی مانگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے آدھی رات کو اُٹھ کر اسے پانی پلایا۔ (اسی دوران جبکہ حضور ﷺ حضرت حسن علیہ السلام کو پانی پلانے ہی والے تھے) کہ حضرت حسین علیہ السلام نے وہی پانی طلب کیا، جسے حضور ﷺ نے پہلے دینے سے انکار فرمایا (کیونکہ حسین علیہ السلام ان سے قبل پانی مانگ چکے تھے اور حضور ﷺ اسی ترتیب سے دینا چاہتے تھے یہ بغرض تعلیم و تربیت تھا)۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! لگتا ہے کہ آپ کو حسین سے زیادہ حسن محبوب ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وجہ نہیں بلکہ حسن نے حسین سے پہلے مانگا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! میں، تم، یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (یعنی علی) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔''

(۱۱۸) ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۱۳: ۲۲۷، رقم: ۳۲۰۴

فصل : ۳۶

إستعاذة النبی ﷺ للحسن و الحسین علیھما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیھما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا﴾

۱۱۹۔ **عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال: کان النبی ﷺ یعوذ الحسن و الحسین، و یقول: إن أباکما کان یعوذ بھا إسماعیل و إسحاق: أعوذ بکلمات اللہ التامة من کل شیطان و ھامة و من کل عین لامة۔**(۱۱۹)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن و حسین علیھما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیھما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔''

۱۲۰۔ **عن علی رضی اللہ عنہ قال: کان النبی ﷺ یعوذ حسنا و حسینا، فیقول: أعیذکما بکلمات اللہ التامات من کل شیطان و ھامة و من کل عین لامة۔ قال: و قال النبی ﷺ: عوذوا بھا أبنائکم، فإن إبراھیم کان یعوذ بھا ابنیه إسماعیل و إسحاق۔**(۱۲۰)

---

(۱۱۹) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۳۳، کتاب الانبیاء، رقم: ۳۱۹۱
۲۔ ابن ماجه، السنن، ۲: ۱۱۶۴، کتاب الطب، رقم: ۳۵۲۵

(۱۲۰) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۶، رقم: ۷۹۸۷
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۷۹
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۵: ۱۱۳

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کو دم کرتے ہوئے فرماتے تھے: میں تمہارے لئے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (امت کیلئے بھی) فرمایا: تم اپنے بیٹوں کو انہی الفاظ کے ساتھ دم کیا کرو کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے۔‘‘

۱۲۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنهما، **قال كان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يعوذ الحسن و الحسين: أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة۔ ثم يقول: كان أبوكم يعوذ بهما إسماعيل و إسحاق۔**(۱۲۱)

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کو (ان کلمات کے ساتھ) دم کیا کرتے تھے: میں

(۱۲۱) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۲۳۵، کتاب السنۃ، رقم: ۴۷۳۷
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۲۵۰، رقم: ۱۰۸۴۵
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۳۶، رقم: ۲۱۱۲
۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۲۹۱، رقم: ۱۰۱۲
۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۳، رقم: ۴۷۸۱
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۵: ۴۷، رقم: ۲۳۵۷۷
۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۳۶، رقم: ۴
۸۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۰۱، رقم: ۴۷۹۳
۹۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۳۱، رقم: ۷۲۷
۱۰۔ بخاری، خلق افعال العباد، ۱: ۹۷
۱۱۔ ابن جوزی، تلبیس ابلیس، ۱: ۴۸

تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، پھر ارشاد فرماتے: تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) انہی کلمات کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیهما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔‘‘

۱۲۲۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنهما **قال: کنا جلوسا مع رسول اللہ** ﷺ **إذ مر به الحسن و الحسين و هما صبيان، فقال: هاتوا ابنی أعوذ هما بما عوذ به إبراهيم إبنيه إسماعيل و إسحاق، قال: أعيذكما بكلمات الله التامة من كل عين لامة و من كل شيطان و هامة۔(۱۲۲)**

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنهما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حسن و حسین علیهما السلام جو کہ ابھی بچے تھے، آپ ﷺ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دونوں بیٹوں کو لاؤ، میں انہیں دم کر دوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیهم السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر نظر بد سے، ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔‘‘

۱۲۳۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ **قال: إنی سمعت رسول اللہ** ﷺ **يقول:**

(۱۲۲) ا۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰:۷۲، رقم: ۹۹۸۴
۲۔ بزار، المسند، ۴:۳۰۴، رقم: ۱۴۸۳
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳:۲۲۴
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۵:۱۱۳
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۱۸۷

اللهم! أستودعكهما و صالح المؤمنين يعني الحسن و الحسين۔(۱۲۳)

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں حسن و حسین کو اور نیک مومنین کو تیری حفاظت خاص میں دیتا ہوں۔‘‘

(۱۲۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۵، رقم: ۵۰۳۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۹
۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۹، رقم: ۳۴۲۸۱

فصل : ۳۷

ضوء الطریق للحسن و الحسین علیہما السلام ببرقۃ

﴿آسمانی بجلی کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا﴾

۱۲۴۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسین علی ظہرہ، فإذا رفع رأسہ أخذہما بیدہ من خلفہ اخذاً رفیقاً و یضعہما علی الأرض، فإذا عاد، عادا حتی قضی صلاتہ، أقعدہما علی فخذیہ، قال: فقمت إلیہ، فقلت: یا رسول اللہ! أردہما فبرقت برقۃ، فقال: لہما: الحقا بأمکما، قال: فمکث ضوئہا حتی دخلا۔(۱۲۴)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے

(۱۲۴) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۵۱۳، رقم: ۱۰۶۶۹
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۵۱، رقم: ۲۶۵۹
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۳، رقم: ۴۷۸۲
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۱
۵۔ ابن عدی، الکامل، ۶:۸۱، رقم: ۱۶۱۵
۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳:۲۵۶
۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲:۲۵۸
۸۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۲:۱۲۴

سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام نے دوبارہ ایسے ہی کیا حتی کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کرنے کے بعد دونوں کو اپنی (مبارک) رانوں پر بٹھا لیا۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! میں انہیں واپس چھوڑ آتا ہوں۔ پس اچانک آسمانی بجلی چمکی اور آپ ﷺ نے (حسنین کریمین علیہما السلام) کو فرمایا کہ اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں داخل ہونے تک وہ روشنی برقرار رہی۔‘‘

فصل : ۳۸

تشجيع النبی ﷺ و جبريل علیہ السلام للحسنين عليهما السلام على المصارعة

﴿حضور ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام کا حسنین کریمین علیہما السلام کو داد دینا﴾

۱۲۵۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه، عن النبی ﷺ قال: كان الحسن و الحسين عليهما السلام يصطرعان بين يدی رسول الله ﷺ، فكان رسول الله ﷺ يقول: هی حسن۔ فقالت فاطمة سلام الله عليها: يا رسول الله صلی الله عليك وسلم! لم تقول هی حسن؟ فقال: إن جبريل يقول: هی حسين۔(۱۲۵)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: حسن جلدی کرو۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ صرف حسن کو ہی ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: کیونکہ جبرئیل امین حسین کو جلدی کرنے کا کہہ کر داد دے رہے تھے۔''

۱۲۶۔ عن محمد بن علی رضی الله عنهما قال: اصطرع الحسن و الحسين رضی الله عنهما عند رسول الله ﷺ، فجعل رسول الله ﷺ يقول: هی حسن۔ قالت له فاطمة: يا رسول الله صلی الله عليك وسلم! تعين الحسن

---

(۱۲۵) ا۔ ابویعلیٰ، المعجم، ۱:۱۷۱، رقم: ۱۹۶

۲۔ عسقلانی، الاصابہ، ۲:۷۷، رقم: ۱۷۲۶

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲:۲۶

۴۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۱۳۴

۵۔ ابن عدی، الکامل، ۵:۱۸۰، رقم: ۱۱۹۱

کانه أحب إلیک من الحسین؟ قال: إن جبریل یعین الحسین و أنا أحب أن أعین الحسن۔(۱۲۶)

''محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: حسن جلدی کرو۔ آپ ﷺ سے سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ حسن کی مدد فرما رہے ہیں لگتا ہے وہ آپ کو حسین سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) جبرئیل حسین کی مدد کر رہے تھے اسلئے میں نے چاہا کہ حسن کی مدد کروں۔''

۱۲۷۔ عن بن عباس رضی اللہ عنہما قال: اتخذ الحسن والحسین عند رسول اللہ ﷺ، فجعل یقول: ھی یا حسن! خذ یا حسن! فقالت عائشة: تعین الکبیر علی الصغیر۔ فقال: إن جبریل یقول: خذ یا حسین۔(۱۲۷)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کو پکڑنے میں کوشاں تھے کہ آپ ﷺ فرمانے لگے حسن جلدی کرو! حسن پکڑ لو تو اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ چھوٹے کے مقابلے میں بڑے کی مدد فرما رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس لئے کہ) جبرئیل امین (پہلے سے ہی) حسین کو حوصلہ دلاتے ہوئے پکڑلو، پکڑلو کہہ رہے تھے۔''

---

(۱۲۶) ۱۔ ہیثمی، مسند الحارث، ۲: ۹۱۰، رقم ۹۹۲
۲۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۴۶۵
۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۳۴
(۱۲۷) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۳

فصل : ۳۹

کان النبی ﷺ یقبل الحسن و الحسین علیہما السلام

﴿حضور ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے﴾

۱۲۸۔ عن ابی هریره رضی الله عنه قال: خرج علینا رسول الله ﷺ و معه حسن و حسین، هذا علی عاتقه و هذا علی عاتقه، وهو یلثم هذا مرة و یلثم هذا مرة۔(۱۲۸)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حسنین کریمین علیہما السلام تھے ایک (شہزادہ) ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا دوسرے کندھے پر آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے۔‘‘

۱۲۹۔ عن أبی المعدل عطیة الطفاوی عن أبیه أن أم سلمة حدثته قالت: بینما رسول الله ﷺ فی بیتی یوما اذ قالت الخادم أن علیا و فاطمة بالسدة، قالت: فقال لی: قومی فتنحی لی عن أهل بیتی، قالت:

(۱۲۸) ا۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۰۰، رقم: ۹۶۷۱
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۷۷، رقم: ۱۳۷۶
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۷
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۹
۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۲۸
۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۱۷
۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۶: ۳۲

فقمت فتنحیت فی البیت قریبا، فدخل علیّ و فاطمة و معهما الحسن و الحسین و هما صبیان صغیران، فأخذ الصبیین فوضعهما فی حجره فقبلهما۔ (۱۲۹)

''ابو معدل عطیہ طفاوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔''

۱۳۰۔ عن یعلی بن مرة رضی اللہ عنہ قال: إن حسنا و حسینا أقبلا یمشیان إلی رسول اللہ ﷺ، فلما جاء احدهما جعل یده فی عنقه، ثم جاء الآخر فجعل یده الأخری فی عنقه، فقبّل هذا، ثم قبّل هذا۔ (۱۳۰)

(۱۲۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۹۶، رقم: ۲۶۵۸۲
۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۵
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۶
۴۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۲۲

(۱۳۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۲، رقم: ۲۵۸۷
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۲۷۴، رقم: ۷۰۳
۳۔ قضاعی، مسند الشہاب، ۱: ۵۰، رقم: ۲۶
۴۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۲

''حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن و حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلتے ہوئے آئے، جب ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر جب دوسرا پہنچا تو دوسرے بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر دونوں کو باری باری چومنے لگے۔''

۱۳۱۔ عن عتبة بن غزوان رضی اللہ عنہ قال: بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالس إذ جاء الحسن و الحسین فرکبا ظهره، فوضعهما فی حجره فجعل یقبل هذا مرة و هذا مرة۔(۱۳۱)

''عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حسن وحسین علیہما السلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور باری باری دونوں کو چومنے لگے۔''

---

(۱۳۱) ابن قانع، معجم الصحابة، ۲: ۲۶۵، رقم: ۷۸۶

فصل : ۴۰

ذھب النبی ﷺ للمباھلة و معه الحسن و الحسین علیھما السلام

﴿حضور ﷺ مباہلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے﴾

۱۳۲۔ عن الشعبی رضی اللہ عنہ قال: لما أراد رسول اللہ ﷺ أن یلاعن أھل نجران، أخذ بید الحسن والحسین و کانت فاطمة تمشی خلفه۔(۱۳۲)

’’حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو حسنین کریمین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے لیا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔‘‘

۱۳۳۔ عن ابن زید قال: قیل لرسول اللہ ﷺ: لو لاعنت القوم بمن کنت تأتی حین قلت: ابناءنا و ابناءکم قال: حسن و حسین۔(۱۳۳)

’’ابن زید سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر آپ ﷺ کا عیسائی قوم کے ساتھ مباہلہ ہو جاتا تو آپ ﷺ اپنے قول ’ہمارے بیٹے اور تمہارے بیٹے‘ کے مصداق کن کو اپنے ساتھ لاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱۳۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۸۹، رقم: ۳۶۱۸۴
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۴۲۶، رقم: ۳۷۰۱۴
۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۸:۹۴، رقم: ۴۱۱۹
(۱۳۳) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳:۳۰۱

حسن اور حسین کو۔‘‘

۱۳۴۔ عن علباء بن احمر الیشکری قال: لما نزلت هذه الأية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ ......) أرسل رسول الله ﷺ الی علی و فاطمة و ابنیهما الحسن و الحسین۔(۱۳۴)

’’علباء بن احمر یشکری سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ...... اے حبیب فرما دیجئے! آ ؤ بلاتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو ...... نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں حسن و حسین علیہم السلام کو بلا بھیجا۔‘‘

۱۳۵۔ عن جابر رضی الله عنه أن وفد نجران اتوا النبی ﷺ فقالوا: ما تقول فی عیسی بن مریم؟ فقال: هو روح الله و کلمته و عبد الله و رسوله۔ قالوا له: هل لک أن نلاعنک؟ إنه لیس کذلک۔ قال: و ذاک أحب إلیکم؟ قالوا: نعم۔ قال: فإذا شئتم فجاء النبی ﷺ و جمع ولده والحسن و الحسین۔(۱۳۵)

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور

(۱۳۴) ۱۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۳:۳۰۱
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۲:۲۳۳

(۱۳۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲:۶۴۹، رقم: ۴۱۵۷
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۲:۲۳۱

اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباھلہ کرتے ہیں کہ عیسیٰ ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی۔ پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔"

مآخذ و مراجع

۱۔ **القرآن الحکیم**

۲۔ **ابن ابی شیبہ،** ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمانی کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۔ **ابن اثیر،** ابو الحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ھ)۔ **اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۴۔ **ابن احمد خطیب،** ابوالعباس احمد بن احمد (م ۔ ۸۱۰ھ)۔ **وسیلۃ الاسلام بالنبی** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۸۴ء

۵۔ **ابن جارود،** ابو محمد عبداللہ بن علی النیشاپوری (م : ۳۰۷ھ)۔ **المنتقی**۔ بیروت، لبنان: موسسۃ الکتاب الثقافیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۶۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوۃ الصفوہ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۷۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **العلل المتناھیہ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۸۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **التحقیق فی احادیث الخلاف**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ۔

۹۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **تلبیس ابلیس**۔ بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۱۰۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الثقات۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء۔

۱۲۔ **ابن حجر مکی،** ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ہیتمی (م ۹۷۳ھ)۔ **الصواعق المحرقۃ علی أھل الرفض والضلال والزندقۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۹۷ء۔

۱۳۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **المحلی۔** بیروت، لبنان: دارالآفاق الجدیدہ۔

۱۴۔ **ابن حیان،** ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الأنصاری (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین بأصبھان۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۵۔ **ابن خزیمہ،** ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۶۔ **ابن راھویہ،** ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ / ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۷۔ **ابن راشد،** معمر ازدی (م ۔ ۱۵۱ھ)۔ **الجامع۔** بیروت، لبنان: مکتبۃ الایمان، ۱۹۹۵ء۔

۱۸۔ **ابن رشد،** ابو الولید محمد بن احمد بن محمد (م ۔ ۵۵۹ھ)۔ **بدایۃ المجتھد۔** بیروت، لبنان: دارالفکر۔

۱۹۔ **ابن شاہین،** ابو حفص عمر بن احمد الواعظ (۲۹۷۔۳۸۵ھ)۔ **تاریخ اسماء الثقات۔**

کویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۴ھ۔

۲۰۔ **ابن عبدالبر،** ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۲۱۔ **ابن عبد البر،** ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۲۲۔ **ابن عدی،** ابو احمد عبداللہ جرجانی (۲۷۷۔۳۶۵ھ)۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲۳۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۲۴۔ **ابن قانع،** ابو الحسین عبدالباقی بن قانع (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابۃ۔** المدینہ المنورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الأثریہ، ۱۴۱۸ھ۔

۲۵۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ والنہایہ۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۶۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم۔** بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۷۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **فصول من السیرۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، دار القلم، ۱۳۹۹ھ۔

۲۸۔ **ابن ماجہ،** ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۹۔ **ابن ملقن انصاری،** عمر بن علی (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **خلاصۃ البدر المنیر۔** ریاض،

سعودی عرب: مکتبہ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۳۰۔ **ابن موسیٰ**، أبو المحاسن یوسف الحنفی۔ **المعتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب۔

۳۱۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴۔

۳۲۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۳۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۳۴۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم والاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۳۵۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۳۶۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۷۔ **بخاری**، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۸۔ **بخاری**، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۹۔ **بخاری**، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔

۸۷۰ء)۔ **خلق افعال العباد۔** ریاض، سعودی عرب: دارالمعارف السعودیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۴۰۔ **بزار،** ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۴۱۔ **بغوی،** ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل۔** بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۴۲۔ **بیہقی،** ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دارالباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۴۳۔ **بیہقی،** ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **المدخل إلی السنن الکبریٰ۔** کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۴۴۔ **ترمذی،** ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی، (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح۔** بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

۴۵۔ **حاکم،** ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** بیروت۔ لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۶۔ **حسینی،** ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف۔** بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۴۷۔ **حکمی،** حافظ بن احمد (۱۳۴۲۔۱۳۷۷ھ)۔ **معارج القبول بشرح سلم الوصول إلی علم الاصول۔** دمام: دار ابن قیم، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۸۔ **حلبی،** علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ/ انسان العیون۔** بیروت،

لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۴۹۔ **خطیب بغدادی،** ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۵۰۔ **دارقطنی،** ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **علل۔** ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۵۱۔ **دورقی،** ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم بن کثیر (۱۶۸۔۲۴۶ھ)۔ **مسند سعد بن ابی وقاص۔** بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۲۔ **دولابی،** الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰ھ)۔ **الذریۃ الطاہرہ النبویہ۔** کویت: الدارالسّلفیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۳۔ **دیلمی،** ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۵۴۔ **ذہبی،** شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۵۔ **ذہبی،** شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔** بیروت۔ لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۵۶۔ **ذہبی،** شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **المغنی فی الضعفاء۔**

۵۷۔ **رامہرمزی،** ابوالحسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد (م ۔ ۵۷۶ھ)۔ **أمثال الحدیث۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۰۹ھ۔

۵۸۔ **رویانی،** ابوبکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مؤسسۃ قرطبہ،

۱۴۱۶ھ۔

۵۹۔ **زرقانی**، ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطا**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۶۰۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (۸۳۱ھ/ ۹۰۲ء)۔ **اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوِی الشرف**۔ بیروت، لبنان: دارالمدینہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۶۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۶۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۶۳۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تنویر الحوالک شرح موطا مالک**۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبریٰ، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔

۶۴۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۶۵۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۶۶۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **درالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ**۔ دمشق، شام: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۶۷۔ **شیبانی،** ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ / ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثانی۔** ریاض، سعودی عرب: دارالرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۸۔ **شیبانی،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ / ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنہ۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۶۹۔ **صنعانی،** محمد بن اسماعیل (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام۔** بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۷۰۔ **صیداوی،** محمد بن أحمد بن جمیع، أبوالحسین (۳۰۵۔۴۰۲ھ)۔ **معجم الشیوخ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۱۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۷۲۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۳۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ / ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۷۴۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۷۵۔ **طبری،** ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن۔** بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۷۶۔ **طیالسی،** ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ / ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

۷۷۔ **عبدالرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ / ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔

المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۷۸۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبدالہادی بن عبدالغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ /۱۶۷۶۔ ۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفاء و مزیل الالباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۹۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ / ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ /۱۹۹۲ء۔

۸۰۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ / ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر** ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۸۱۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تہذیب التہذیب**۔ بیروت، لبنان، دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۸۲۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ / ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۸۳۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ / ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری** ۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء۔

۸۴۔ **قرطبی**، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰی اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لاحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

۸۵۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی أخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان:

دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۸۶۔ **قضاعی،** ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشہاب۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۸۷۔ **کنانی،** احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ۔** بیروت، لبنان: دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۸۸۔ **مبارک پوری،** ابو علا محمد عبدالرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الاحوذی۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۹۔ **محاملی،** ابو عبداللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ضبی (۲۳۵۔۳۳۰ھ / ۸۴۹۔۹۴۱ء)۔ **الامالی۔** عمان + اُردن + الدمام: المکتبۃ الاسلامیہ + دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۹۰۔ **محبّ طبری،** ابو جعفر احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ /۱۲۱۸۔ ۱۲۹۵ء)۔ **ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِی القربٰی۔** جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۹۱۔ **محبّ طبری،** ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ۔** بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۹۲۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۳۔ **مسلم،** ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۴۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م۶۴۳ھ)۔ **الاحادیث المختارہ۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۵۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔** مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۹۶۔ **نبہانی،** یوسف بن اسماعیل بن یوسف (۱۲۶۵۔۱۳۵۰ھ)۔ **الشرف المؤبد لآل محمدﷺ۔** فیصل آباد، پاکستان: چشتی کتب خانہ، ۱۹۸۶ء۔

۹۷۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن۔** حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۹۸۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۹۹۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابہ۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۰۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **خصائص علی۔** کویت: مکتبہ المعلا، ۱۴۰۶ھ۔

۱۰۱۔ **نووی،** ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تہذیب الاسماء واللغات۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۲۔ **وادیاشی،** عمر بن علی بن احمد اندلسی (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **تحفۃ المحتاج الیٰ ادلۃ المحتاج۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۱۰۳۔ **ہندی،** علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال فی سنن**

الافعال والاقوال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۰۴۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد۔** قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث + بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۵۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۱۰۶۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مسند الحارث (زوائد الہیثمی)**۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔